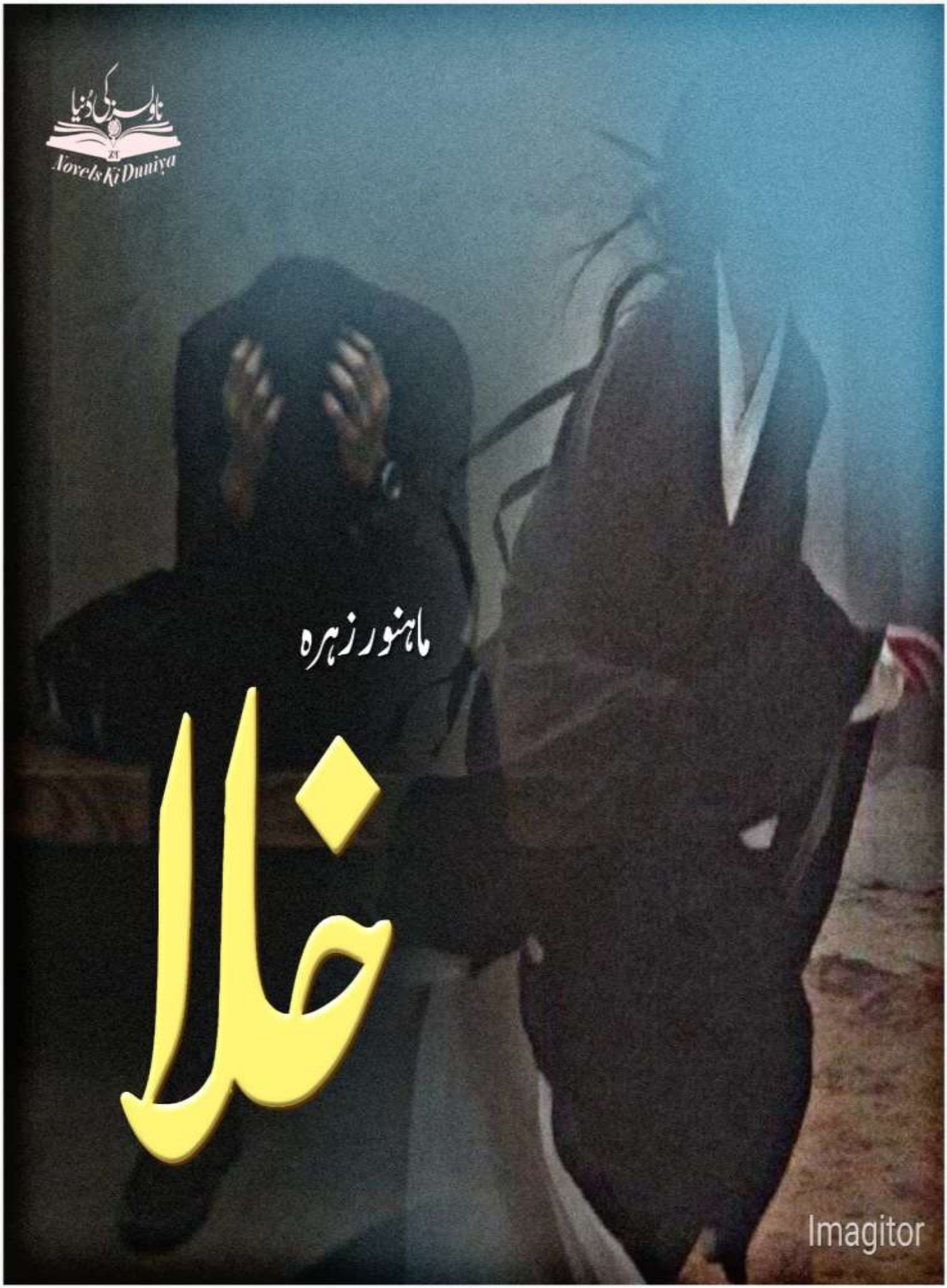
ناولز کی دُنیا
Novels Ki Duniya
ماہنور زہرہ
خلا
Imagitor

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَّلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کرکے ہی پبلش کیا جاتا ہے چُوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔ لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

خلا

از قلم: ماہ نور زہرا

باب 7: پرانے ورق

قسط نمبر: 7

مہروز کو کالے شاپر تھما کر فرح اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔کمرے میں پڑے بن کو دیکھ کر انہیں خیال آیا تھا کہ انہوں نے ڈسٹ بن بھی خالی کرنا تھا۔وہ بن اٹھا کر فوراً اپارٹمنٹ کے مین دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ اسے نیکول کی آواز سنائی دی۔

" مہروز جرار۔"

فرح اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔مہروز جرار؟

انہوں نے کئی دفعہ اس نام کو دھرایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

خان لالہ کی بیٹی؟

انہوں نے بمشکل کھڑے رہتے ہوئے دیوار کا سہارا لیا تھا اور ڈسٹ بن آہستہ سے فرش پر رکھا تھا۔ان کا چہرہ یک دم سرخ ہونے لگا تھا۔

دل دکھ سے بھر بھی رہا تھا مگر خود پر قابو رکھتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی اور اسی وقت مہروز مڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں حیرت اور خوف سے یک دم اچھل جانا اس بات کی گواہی تھا کہ وہ فرح سے اپنا اصل نام چھپا رہی تھی۔اپنی شناخت چھپا رہی تھی مگر کیوں؟

"تم روزے ہو یا مہروز جرار؟"

مہروز کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوگئی تھی۔

"اندر آجاؤ۔"کچھ دیر پہلے کی نرمی مفقود تھی۔

اسے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئےوہ کچن کی طرف پلٹی تھی۔

دونوں کچن کاؤنٹر کے آمنے سامنے رکھے اونچے سے اسٹول پر بیٹھے ہوئے تھے۔مہروز سرجھکائے خاموش سی بیٹھی ہوئی تھی اور فرح دائیں ہتھیلی میں تھوڑی رکھے اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

مہروز نے اپنے بارے ایسے تو ہر گز بتانے کا نہیں سوچا تھا۔اپنا پلان فلاپ ہوجانے پر اسے زیادہ دکھ تھا۔

"کیوں روزے بن کر ملتی رہی؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں۔"مہروز نے گلہ کھنکھارا تھا،"آپ سے خوفزدہ تھی۔"

"خوفزدہ؟"فرح پہلے حیران ہوئی تھی اور پھر یک دم ہنس دی تھی جیسے کہہ رہی ہو مجھ سے کون خوفزدہ ہو سکتا ہے۔

"آپ خان بابا سے ناراض ہیں نا تو مجھے ڈر تھا مجھ سے بھی۔۔۔ہونگی۔"اس نے توڑ توڑ کر الفاظ ادا کیے تھے۔

"میں ناراض ہونگی؟اوہ کم آن۔"فرح پر تو آج جیسے انکشافات ہو رہے تھے۔

"مجھے پہچانا کیسے؟"وہ جیسے ایک کے بعد ایک سوال کر رہی تھی۔

انہوں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی تھی۔

"آپ کے نام سے۔آپ کی شکل بھی خان بابا سے تھوڑی تھوڑی ملتی ہے۔ورنہ آپ کی شکل بس دھندلی سی یاد تھی۔میں چھوٹی تھی تب جب آپ گھر سے چلی گئی تھی۔"مہروز نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"پر مجھے تو آج تک یاد ہے کہ تم نے ایک کہانی لکھی تھی میرے لیے جس میں پانچ روپے میں میرے لیے گھر بنایا تھا۔میں تو آج تک اس گھر کا انتظار کرتی رہی ہوں۔"

مہروز کو خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

فرح پہلی دفعہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔کچھ دیر پہلے کی خفگی ختم ہو رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ کو یاد تھا؟"مہروز نے جھجکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"مجھے سب یاد ہے۔"فرح یک دم ہی سنجیدہ ہوگئی تھی۔وہ خلا میں گھورتی جیسے تھوڑی دیر کے لیے کھو گئی تھی۔

"میں بس زرا دوستی کر کے آپ کو سچ بتانا چاہتی تھی۔ہمارے بیچ میں اتنے سالوں کی دوری بھی تو رہی ہے سو میں فوراً سے سچ بتاتے ہوئے جھجک رہی تھی کہ پتا نہیں آپ ملنا پسند کرے یا نہیں۔آپ بھی بس دادی سے تھوڑی سی بات کر پاتی تھی اور انہی سے آپ کی خیریت پتا لگ جاتی تھی۔میں۔"مہروز نے کانوں سے اوپر بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا تھا۔

" آپ سے اس لیے بات نہیں کر پاتی تھی کہ خان بابا اکثر پوچھ لیا کرتے تھے اور مجھ سے جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا اس کا حل یہی نکالا تھا کہ میں آپ سے بات نہیں کیا کروگی تو خان بابا سے ایٹ لیسٹ سچ تو کہہ سکوگی مگر گھر میں ایسا کوئی دن نہیں گزرا جب مورے اور بے بے نے آپ کو یاد نہ کیا ہو۔"

فرح ماں کے نام پر یاسیت سے مسکرا دی تھی۔

"اب کیا کہوگی خان بابا سے؟اب تو مل چکی ہو مجھ سے۔"

"گھر میں ابھی کسی کو آپ کا نہیں پتا۔مجھے خود بھی پتا نہیں تھا آپ یہاں ہونگی شاید ہماری قسمت میں ملنا لکھا تھا۔"

فرح نے تائید میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بہت وقت ہوگیا میں نے بھی مورے سے بات نہیں کی۔آخری دفعہ شاید سال پہلے۔"انہوں نے ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کی تھی۔"خیر میں اب بھلکڑ ہوتی جارہی ہوں پر لاسٹ ٹائم جو کال کی تھی تو خان لالہ نے فون اٹھا لیا تھا۔"مہروز نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"انہوں نے سختی سے فون کرنے سے منع کیا تھا۔پھر کچھ عرصہ میں احتیاط کرتی رہی لیکن جب جب کال کی میری کال نہیں جاتی تھی۔یقیناً انہوں نے میرا نمبر بلاک کر دیا ہوگا۔"

"اوہ۔اور خان بابا کو فون کر کے آپ بات کر نہیں سکتی۔فکر نا کرے میں بات کروا دونگی۔"

"آر یو شیور؟ایسے نا ہو اس بار تمہارے فون سے ملائی گئی کال بھی خان لالہ پک کر لے۔"

"فکر نا کرے میں پکا کام کرونگی۔"مہروز نے مذاقاً ہنستے ہوئے کہا تھا۔

" بہر حال'کتنے دن ہوتی ہو یہاں؟"وہ اسٹول سے اتری تھی۔

"کل تک ہوں۔"مہروز بھی اسٹول سے اتری تھی۔

"چلو پھر کام سے فارغ ہو کر یہاں آجانا۔یہیں رکنا۔"وہ فریج کھولے جھکی ہوئی تھی۔

"ناشتہ میں بناؤگی آپ آرام کریں۔"مہروز نے فوراً آگے بڑھ کر ان سے دودھ کا ڈبہ لیا تھا۔

"تمہیں پاکستانی کھانوں کی craving ہورہی ہوگی نا اس لیے مجھے ناشتہ بنانے دو۔میں مرچوں والا آملیٹ بناؤگی میرے پاس تمام پاکستانی مصالحے موجود ہیں۔"فریج سے چار انڈے لے کر وہ مڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ نے پاکستان سے خود مصالحے خریدے ہیں؟" مہروز نے حیرت سے ان کی پشت دیکھی تھی۔

"نہیں۔پاکستانی فرینڈز جب پاکستان جاتے ہیں تو ان سے منگوا لیتی ہوں۔"چولہے کے نیچے بنے کیبینٹ سے پین اٹھا کر انہوں نے چولہا لگایا تھا۔

"آپ خود نہیں جاتی؟"

فرح کا ہاتھ تھما تھا۔وہ جیسے رک سی گئی تھی،"جہاں صرف تکلیف ملی ہو میں وہاں نہیں جاسکتی۔"

انہوں نے آہستہ سے پین چولہے پر رکھا تھا

"میں آپ سے گلے ملنا چاہتی ہوں۔"مہروز ان کے نہایت قریب کھڑی ہوگئی تھی۔

فرح نے آہستہ سے چہرے کا رخ موڑ کر مہروز کو دیکھا تھا۔ان کی آنکھوں کی سطح گیلی ہو رہی تھی اور پھر انہوں نے فوراً مہروز کو خود میں بھینچ لیا تھا۔

❀❀❀

Skilities کی عمارت میں معمول کا کام چل رہا تھا۔ایونٹ کے بعد اچھی کارکردگی پر بونس ملنے پر ایمپلائز اور بھی زور و شور سے کام میں جتے ہوئے تھے۔

مہروز فیروزی چیک والی شرٹ پہنے،براؤن سویٹر پر گرم اسٹال گردن کے گرد باندھے مسلسل مسکرا رہی تھی۔اس کے بالوں کا جوڑا اور اس میں ننھی سی تتلی والا پن فرح نے لگایا تھا۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ لوگوں کو روک روک کر انہیں بتائے کہ اسے اپنی پھوپھو مل گئی ہے۔اسے بچھڑا رشتہ مل گیا ہے۔وہ نہایت خوشگوار موڈ میں تھی۔بات بات پر مسکرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لنچ بریک میں کام سے فارغ ہو کر وہ کیفے کی طرف آئی تھی ،کافی میکر میں اپنے لیے کافی بنا کر وہ کونے والی میز پر بیٹھ کر ایک بار پھر فون چیک کرنے لگی پر پریتی نے اب تک اس کا میسج سین نہیں کیا تھا۔سر جھٹک کر اس نے بیگ سے فیروزی لنچ باکس نکالا تھا۔

(مجھے بہت شوق تھا لنچ باکس تیار کرنے کا۔میں کالج بھی اپنا لنچ باکس لے کر جاتی تھی اور اپنا لنچ باکس خود تیار کرتی تھی۔جب تمہیں پریپ میں داخل کیا تھا تب شروع شروع میں میں ہی تمہارے لنچز تیار کرتی تھی۔)

اپارٹمنٹ سے نکلتے وقت فرح نے اسے فیروزی ڈبہ پکڑایا تھا۔

ڈبہ کھولا تو آلو کے پراٹھے کی اشتہا انگیز خوشبو پورے کیفے میں پھیل گئی۔اس کی میز کے نزدیک میزوں پر بیٹھے فراد نے بھی کن انکھیوں سے اسے دیکھا تھا۔

مہروز پراٹھے کا لقمہ مزے سے چباتے ہوئے بھر پور ذائقہ دار پراٹھے کو انجوائے کر رہی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر کافی کے کپ سے گھونٹ بھرنا چاہا تھا کہ گوری سی مردانہ جلد والا ہاتھ اسے نظر آیا جو اسی کی میز پر اپنا کافی کا کپ رکھ رہا تھا۔

مہروز نے سر اٹھا کر آدم کو دیکھا تھا جو کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ رہا تھا۔اس نے سفید اِنر شرٹ پر سرخ جیکٹ زیب تن کر رکھی تھی۔چھوٹے بالوں کو پیچھے کی طرف برش کر رکھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھے لگ رہے ہیں نا بال؟ویسے پچھلا ہیئر اسٹائل اچھا تھا یا یہ والا؟خیر آج تک کسی سے میں نے رائے نہیں لی۔اپنی مرضی کا مالک ہوں میں۔"بازو اوپر کھینچتے ہوئے اس نے ایک ادا سے بات کی تھی۔

مہروز سر جھٹک کر اپنے پراٹھے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔آج وہ اتنی خوش تھی کہ اس کڑوے شخص کو بھی برداشت کر سکتی تھی۔

"کیا کھا رہی ہو؟ اووو۔۔۔پراٹھا۔"آدم نے پوچھے بغیر ہاتھ بڑھا کر پراٹھے کا ٹکڑا توڑا تھا۔

"ویسے مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا کہ میں شیئر کرنا بھی چاہتی ہوں کہ نہیں؟" مہروز نے برا مناتے ہوئے کہا تھا۔

"ابھی بتایا تو ہے کہ میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔"گردن پیچھے کرتے ہوئے اس نے لقمہ منہ میں رکھا تھا۔جوں جوں وہ لقمہ چباتا جا رہا تھا اس کے ابرو اوپر کو چڑھ رہے تھے جیسے اسے پراٹھا بہت لذیذ لگا ہو۔

"تم نے خود بنایا ہے؟"

"نہیں۔"

"کہیں سے خریدا ہے؟"

"نہیں۔"

"پھر؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مہروز نے آہستہ سے لقمہ چبایا تھا۔اب وہ اتنا اہم نہیں تھا کہ اسے بتاتی کہ کس نے اس کے لیے بنایا ہے۔

"ہمم۔۔خریدا ہے۔"

"پھر پہلے انکار کیوں کیا؟"

"اف بہت سوال کرتے ہو۔"مہروز نے چڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"سوال کیا جائے تو تم چڑ جاتی ہو؟"

"یہ کیسا سوال ہے؟"مہروز نے ابرو چڑھایا تھا۔

"سوال تو سوال ہوتا ہے چاہے بے تکا ہی سہی۔"آدم نے کندھے اچکائے تھے"میری ڈکشنری میں کوئی سوال بے تکا نہیں ہوتا۔سوال بس سوال ہے۔"

"یہ ڈکشنری کہاں سے ملتی ہے میں اسے آگ لگا دوں۔"مہروز نے جل کر کہا تھا۔

"آدم دا راک کے پاس ہوتی ہے ایسے ایرو غیروں کو نہیں بانٹتا پھرتا میں۔"اس نے ہونہہ والے انداز میں سر جھٹکا تھا اور پراٹھا کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا کہ مہروز نے ڈبہ اپنی طرف کھینچ لیا۔

"شیم۔بری بات ہے اپنا لنچ نا،شیئر کرنا چاہیے۔"آدم نے برا مانتے ہوئے کٹا ہوا ابرو اوپر چڑھایا تھا اور کافی کی چسکی بھری تھی۔

"میری ڈکشنری میں شیم جیسا کوئی لفظ نہیں پایا جاتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ یہ ڈکشنری کہاں سے ملتی ہے میں اسے خریدنا چاہتا ہوں۔"آدم نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تھا۔

مہروز اسے نظر انداز کیے لنچ باکس کے آگے ایسے ہاتھ پھیلا چکی تھی جیسے کسی خزانے پر سانپ بٹھا دیا جائے۔

"اوہ مجھے یاد آیا۔"آدم نے پر سوچ نظر آتے ہوئے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ لی تھی۔،"اس دن ایک چیلنج لیا تھا تم سے ٹرین میں۔اب اس کی سزا کا وقت ہے۔"

"میں کوئی سزا اکسیپٹ نہیں کرونگی۔"مہروز اس کی طرف سے رخ موڑے پراٹھا کھاتے ہوئے کیفے میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

"انکار کی گنجائش نہیں ہے۔سو،یاد ہے فرسٹ ڈے تمہیں میری آنکھوں میں گھورنے کا چیلنج دیا تھا میں نے؟"

"نہیں اکسیپٹ کر رہی۔"مہروز نے فوراً انکار کر دیا تھا۔

"شرما گئی۔"آدم نے شرارتاً کہتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔

"واٹ؟"مہروز کے ابرو تن گئے تھے"میرے پاس وقت نہیں ہے۔میں یہاں کی ایمپلائی ہوں کوئی باس نہیں۔"

"باس بھی بن جانا۔"آدم نے ذومعنی جملہ کہا تھا۔

مہروز نے اسے ناسمجھی سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مطلب اتنی محنت کروگی تو بن ہی جاؤگی پر یہ کام والے بہانے نہیں چلے گے۔سیدھا سیدھا کہو تم شرما رہی ہو مجھ سے۔میری آنکھوں میں دیکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔"وہ دونوں کہنیاں میز پر رکھ کر زرا آگے جھکا تھا۔

مہروز نے ہنستے ہوئے ہاتھ جھلایا تھا اور لنچ باکس بند کر کے اب براہِ راست آدم کو دیکھ رہی تھی۔

"Just five minutes, no blink.اور انعام یہ ہوگا کہ پورا ہفتہ تم مجھے نظر نہیں آؤ گے۔مطلب ہم نہیں ملیں گے۔"

"اگر میں جیتا پھر؟"وہ جیسے بضد تھا کہ وہی جیتے گا۔

"تب بھی یہی انعام ہوگا آخر کو یہ چیلنج اور اس کی سزا بھی خود ساختہ ہے اور تمہاری بنائی ہوئی ہے۔میں بھی تو تمہاری مان رہی ہوں نا ، اب تمہاری باری۔۔"

آدم نے ناچار سرہلا کر اس کی بات مانی تھی۔

مہروز نے جینز کی جیب سے فون نکالا تھا اور پانچ منٹ کا اسٹاپ واچ سیٹ کر کے آدم کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں ڈال کر بیٹھ گئی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو اتنی محویت سے دیکھ رہے تھے کہ کیفے میں بیٹھے کتنے ہی افراد ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔نئے آنے والوں کو لگتا تھا شاید یہ دونوں لو برڈز ہیں پر پرانے پاپی سمجھ چکے تھے دونوں بت بنے اپنا چیلنج مکمل کر رہے ہیں۔

اس کی شہد رنگ آنکھوں میں کتنے ہی رنگ ابھرے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس کی شہد رنگ آنکھیں جیسے مسلسل مسکرا رہی تھی۔مہروز بے تاثر رہنا چاہتی تھی،آنکھیں ہٹا لینا چاہتی تھی مگر ہر بار آدم کی بات اسے یاد آجاتی۔وہ کہے گا میں شرما گئی۔اونہوں۔

ٹھیک تین منٹ دو اسکینڈز میں آدم کی محویت ٹوٹی تھی۔وہ پلک جھپکا کر اپنی کرسی پر اچھلا تھا۔

مہروز نے تالی بجا کر کرسی سے ٹیک لگائی تھی۔ان کے قریب میزوں پر بیٹھے لوگوں نے مہروز کو سراہا تھا۔

"کس نے کیا یہ؟"آدم بڑبڑاتے ہوئے پنجوں کے بل بیٹھا اپنی کرسی چیک کر رہا تھا۔اس کی کرسی سے الیکٹرک شاک اسے لگا تھا ورنہ وہ ہار نہیں سکتا تھا۔

مہروز سینے پر ہاتھ باندھے فاتحانہ نظروں سے آدم کو دیکھ رہی تھی جو کرسی کی اوٹ میں بیٹھا اسے خشمگیں نظروں سے گھور رہا تھا جیسے اسے اپنی ہار برداشت نہ ہو رہی ہو۔

"تم نے میری کرسی کے ساتھ کچھ کیا ہے؟"وہ دانت پیستے ہوئے مہروز کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے خود تم نے آنکھ جھپکائی ہے اور اب ایکٹنگ کر رہے ہو۔فیس سیونگ، آئی نو۔"مہروز اسے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔

"نہیں مجھے کرنٹ سا لگا تھا ورنہ میں ہار جاؤں۔ناممکن۔"وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے اٹھا تھا۔

"اگلا پورا ہفتہ۔"اسے اٹھتا دیکھ کر مہروز نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے اسے یاد دہانی کرائی تھی۔

آدم دانت پیستے ہوئے مڑا تھا۔

❀❀❀

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فری برگ پر نرم سی دھوپ پڑ رہی تھی اور فرینکفرٹ کی بہ نسبت موسم بہتر ہوچکا تھا۔اب گرم کوٹ جیکٹس کی بجائے ہلکے سویٹر کے ساتھ بھی کام چل رہا تھا۔

پچھلا پورا ہفتہ یونی کی صفائیوں کے بعد اس ہفتے کلاسز لینے کی اجازت مل گئی تھی۔

فرح کی گاڑی فری برگ کی پتلی سی گلیوں سے گزرتی فری برگ یونی کے سامنے کھڑی ہوگئی تھی۔

"آپ نے زحمت کی۔"ان کی کار یونی کے آگے رک چکی تھی جب مہروز نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی فرح کو دیکھ کر کہا تھا۔

"ایسی غیروں والی باتیں نہ کرو،روزے۔"فرح نے اسے چھیڑنے کے لیے اسے **'روزے'** پکارا تھا اور اس کا دایاں ہاتھ پکڑلیا تھا۔

وہ براؤن بالوں کو نفیس سے جوڑے میں باندھے،جینز پر لانگ سادہ زرد شرٹ میں ملبوس تھیں۔وہ پر قار مسکرایا کرتی تھی۔

"اچھا لگا آپ کے ساتھ یہاں تک کا سفر۔"

"مجھے بھی۔اب جمعرات کو آؤگی فرینکفرٹ؟"

"جی۔"

"سیدھا میری طرف آنا۔۔اللہ حافظ۔"مہروز کا ہاتھ مسکرا کر دباتے ہوئے انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یونی کی کلاسز ختم ہونے کے بعد وہ پچھلے ہفتے کا رہ جانے والا لیکچر کلاس کے طلبہ سے پوچھتی پھر رہی تھی۔ایما کے ساتھ ایک ہی کلاس میں پڑھنا اس کے لیے دشوار ہوتا جارہا تھا مگر وہ خود کو بس ایک ہی تسلی دیتی تھی کہ بس یہی ایک سمیسٹر رہ گیا ہے پھر ان دونوں کا سامنا کبھی نہیں ہوگا۔

ہاسٹل پہنچتے ہی فرح کی طرف سے دیے فریزڈ کھانے کو اوون میں گرم کر کے وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کھا رہی تھی۔اتنے وقت بعد اسے بھنڈی گوشت کھانے کو ملا تھا۔

دروازہ کھلنے پر اس نے سر اٹھایا تھا۔

پولینا کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر مہروز کے ہاتھ سے لقمہ پلیٹ میں ہی چھوٹ گیا تھا۔اس کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا یہ؟"مہروز ٹرے دائیں طرف کھسکاتی بیڈ سے اتری تھی۔

"کچھ نہیں۔میں ٹھیک ہوں۔"پولینا کا چہرہ زرد لگ رہا تھا۔وہ نظریں جھکائے اپنی بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔

"پھر شوقیہ پٹی چڑھائی ہے کیا؟"مہروز اس کے برابر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

پولینا نے چہرے کا رخ بائیں طرف موڑ کر مہروز کو دیکھا تھا۔ان آنکھوں میں بہت عجیب سے تاثرات تھے کہ مہروز اپنی جگہ منجمد سی ہوگئی تھی۔جیسے وہ گلہ کر رہی ہو۔بین کر رہی ہو۔

"وہی۔۔۔لوگ؟وہ لوگ پھر پیچھے پڑ گئے؟"مہروز نے آہستہ سے آواز میں سوال کیا تھا۔

"وہ لوگ؟"پولینا جیسے کھو سی گئی تھی۔،"وہ نہیں۔۔۔کوئی اور لوگ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کون؟"

"وہ جو بہت قریب ہیں۔جن سے۔۔۔"پولینا کھڑکی سے باہر کالے نظر آتے آسمان کو کھویا کھویا سا دیکھ رہی تھی۔"امید نہیں ہوتی اور وہ تکلیف دے دیتے ہیں۔ایسے کہ ان سے۔۔۔بدلہ بھی نہیں لیا جاسکتا۔پتا نہیں وہ بے خبر ہوتے ہیں یا با خبر۔معصوم ہوتے ہیں یا معصوم بننے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"کیا کہہ رہی ہو؟"مہروز نے اس کے گال کو چھوا تھا۔اس کا ٹیمپریچر بالکل ٹھیک تھا۔

"کچھ کھانے کو لاؤں؟"

"کیا اس سے میرا دل ٹھیک ہوجائے گا؟"

مہروز ٹھٹک گئی تھی۔پولینا کی باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں جیسے وہ کسی اور سے کسی اور کی باتیں کر رہی ہو۔

"اچھا لیٹ جاؤ۔"مہروز نے اٹھتے ہی اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے اس لٹایا تھا اور کمفرٹر اچھے سے پھیلاتے ہوئے اس کے تکیے پر پھیل جانے والے بلانڈ بالوں کو چھو کر مڑی تھی۔

پولینا اسے مڑتا دیکھ کر آنکھیں بند کرچکی تھی۔وہ جیسے ماضی میں غوطہ زن ہونے لگی۔

مہروز کی سائیکل میں مرجھائے ہوئے پنک لی لیز پڑے تھے جنہیں ڈسٹ بن میں گرا کر اس نے تازہ پھول خریدے تھے۔جب مہروز فری برگ میں ہوتی تھی تو سائیکل کے ٹوکرے میں تازہ پھول پڑے ہوتے تھے اور اس کے جاتے ہی وہ پھول آنا بند ہوجاتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

پنک شارٹ فراک اور سفید ٹائٹس کے ساتھ کھلے بلانڈ بالوں کی ہاف پونی بنائے جس میں پنک ربن باندھے وہ پوری باربی لگ رہی تھی۔کوئی اسے دیکھتا تو دیکھتا رہ جاتا،اس کے حسن کو دیکھ کر اللہ کو یاد کرتا کہ وہ کتنی خوبصورت مخلوق تخلیق کرتا ہے مگر اس کی قسمت۔وہ ایسے شخص کے پاس قسمت پھوڑنے جاتی تھی جس کو اس کی قدر نہیں تھی۔

فری برگ سے زرا دور چھوٹے سے علاقے میں ڈاکٹرز کیمپ لگایا گیا تھا۔

سائیکل کیمپس سے باہر پارک کر کے پولینا عبداللہ کو ڈھونڈ رہی تھی۔اسے دور سے ہی سفید کوٹ میں ملبوس گھنگھریالے بالوں والا لڑکا نظر آگیا تھا جو ڈیسک پر بیٹھا رجسٹر سے کچھ پڑھ رہا تھا۔

"ہالو۔"پولینا نے ڈیسک کے دوسری طرف کھڑے ہوتے ہوئے شیریں لہجے میں ہالو کہا تھا۔

عبداللہ نے آہستہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں ناگواری تھی جسے پولینا نے یکسر نظر انداز کیا تھا۔

"اب ایسے مت گھورو۔اتنی بڑی آنکھیں ہیں تمہاری ایسا لگتا ہے ڈوب جاؤ گی ان میں۔"اس کا دل دھڑکا تھا۔وہ تھوڑی نروس بھی لگ رہی تھی۔

"کسی کو میری مخبری پر لگا رکھا ہے؟" اس نے رجسٹر بند کر دیا تھا۔

"میں خود ہی بہت بڑی مخبر ہوں۔"پولینا اونچی آواز میں ہنسی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آہستہ۔یہاں صرف آپ انجوائے منٹ کے لیے آئی ہیں باقی سارے مریض ہیں یہاں۔"عبداللہ کے لہجے سے ناگواری جھلک رہی تھی۔وہ چہرہ موڑے پردے سے separate کیے بیڈ پر لیٹے مریضوں کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ پیار سے بھی تو بات کرسکتے ہیں؟"پولینا کا دھڑکتا دل ٹوٹ رہا تھا۔

"ابھی سختی سے بات کررہا ہوں تو یہ حال ہے پیار سے کرونگا تو نجانے کس حد تک چلی جاؤ۔"عبداللہ اسٹیتھو اسکوپ اٹھاتا کھڑا ہوگیا تھا۔

"کہیں لنچ کریں؟"

"نو۔"عبداللہ نے درشتی سے انکار کیا تھا۔

"تو کیا میں مر کر دکھاؤں؟"پولینا کے لہجے میں دکھ تھا۔اس کے ہاتھ کانپنا شروع ہوئے تھے،دل چاہاتھا کہ واقعی مر جائے۔

عبداللہ نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا۔عقل مند اور صحت مند انسان اتنی آسانی سے مرنے کی بات نہیں کر سکتا۔

"پولینا۔"عبداللہ نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گہرا سانس لیا تھا،"ابھی بھی وقت ہے مڑجاؤ۔پلیز۔"وہ جیسے بے بس لگ رہا تھا۔

"کسی اور کو پسند کرتے ہو؟"

عبداللہ اسے جواب دیے بغیر آگے بڑھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کسی اور کو؟ہاں؟" پولینا نے اس کا بازو تھام لیا تھا۔

"تماشہ مت بناؤ۔"وہ دبا دبا چلایا تھا اور اپنا بازو چھڑا کر واپس مڑا تھا۔

"ڈاکٹر ایک پیشنٹ ہیں ان کے سر پر چوٹ لگی ہے۔"نرس کی مداخلت پر پولینا سرخ آنکھیں لیے پیچھے ہٹ گئی تھی۔

سر پر چوٹ؟

پولینا نے گیلی آنکھوں کو دونوں ہاتھوں کی پشت سے صاف کیا تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کیمپ سے باہر نکل آئی تھی۔

کیمپ سے باہر وہ ارد گرد نظر دوڑانے لگی کہ اسے کوئی سخت چیز نظر آجائے اور اسے زمین پر اینٹ پڑی نظر آگئی تھی۔وہ فوراً آگے بڑھی تھی اور بائیں پاؤں کی ہیل کو دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر توڑا تھا اور زمین پر دھڑام سے گرتے ہی اس نے اپنا سر اینٹ سے ٹکرانے دیا۔اینٹ سے ٹکراتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہوگئے تھے۔خون کی ایک لہر اس کے دائیں گال کو گیلا کرتی مٹی میں جذب ہونے لگی۔پولینا سر کے بل لیٹی چند پل ہوش و خرد سے بیگانہ رہی۔

نجانے کتنے منٹ بعد اس کی دھندلی سی بصارت واپس آئی تھی۔اس کی سر میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔وہ دونوں ہاتھوں کی کہنیوں پر دباؤ ڈالتی بمشکل اٹھی تھی۔اس نے اپنا ماتھا خود زخمی کیا تھا مگر اب تکلیف برداشت کرنا مشکل ہورہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ لڑکھڑاتے ہوئے کیمپ کے اندر داخل ہوئی تھی اور ارد گرد نظر دوڑانے لگی کہ اسے ایک نرس ٹرے پکڑے ڈیسک کی طرف چلتی دکھائی دی۔

"سنو ،میرا ماتھا۔"اس نے اپنا خون آلود ماتھا نرس کو دکھایا تھا۔

"اوہ۔آؤ۔"نرس ڈیسک پر ٹرے چھوڑ کر اسے بازو سے تھامے قریب بنے کمپارٹمنٹ میں کرسی پر بٹھا کر مڑنے والی تھی کہ پولینا نے اس کی کہنی تھام لی تھی۔

"مجھے ڈاکٹر عبداللہ سے پٹی کرانی ہے۔"

"مگر اس کی پٹی تو میں بھی کرسکتی ہوں۔"نرس نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔

"نہیں تم نہیں،پلیز۔"

"مگر۔"

پولینا نے فوراً ہینڈ بیگ کھول کر چند یوروز نکال کر اس کی طرف بڑھائے تھے" سمجھو تم نے پٹی کر لی اور یہ اس کی ٹپ ہے۔پلیز۔"پولینا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس کی منت کی تھی۔

نرس یوروز پکڑے مڑی تھی۔

پولینا اپنی کہنیوں اور گھٹنے پر چپکی مٹی اور پتوں کو دیکھ رہی تھی جب عبداللہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوا تھا۔پولینا کا خون آلود ماتھا اور جسم سے چپکی مٹی دیکھ کر وہ اپنی جگہ رک گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"رک کیوں گئے ہو؟پٹی کرو میرے سر میں شدید درد ہورہا ہے۔"پولینا نیلی آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

عبداللہ گہرا سانس بھرتا آگے بڑھا تھا اور اس کے پیچھے ہی نرس بھی اندر داخل ہوئی تھی۔

"تم جاؤ۔"نرس سے ٹرے لے کر اس نے میز پر رکھا تھا اور قریب رکھی کرسی کو پولینا کے قریب رکھتے ہوئے وہ بیٹھا تھا۔

"میں جانتا ہوں یہ چوٹ خود ساختہ ہے۔"عبداللہ نے براہِ راست اپنی بڑی آنکھیں اس کی نیلی آنکھوں میں ڈالی تھیں۔

اس کے اچانک بوجھنے پر پولینا گڑبڑا گئی تھی۔

"نہیں۔یہ دیکھو۔"پولینا نے اسے دائیں پیر کی جوتی دکھائی تھی جس کی ہیل ٹوٹی ہوئی تھی۔

"ہیل ٹوٹ گئی تو۔۔۔توازن نہ رکھتے ہوئے میں گر گئی اور سر اینٹ سے جا ٹکرایا۔کتنے منٹ تو میں بیہوش رہی ہوں۔"پولینا نے تکلیف میں ہونے کی کچھ زیادہ ہی ایکٹنگ شروع کردی۔

"ہیل ٹوٹی اور تم منہ کے بل گر گئی؟واؤ۔بیوقوف کسے بنا رہی ہو؟یہ ہیل اتنی اونچی نہیں ہے کہ اس کے ٹوٹنے سے تم اتنی زخمی ہوجاؤ اور آج بارش بھی نہیں ہوئی کہ کہا جائے کہ پاؤں گیلی مٹی میں پھنس گیا تھا اسی لیے تم منہ کے بل گری اور اتنی شدید زخمی ہوگئی۔میرے مطابق تمہارا بایاں یا دایاں ماتھے کا حصہ زخمی ہونا چاہیے تھا مگر یہ چوٹ مجھے خود ساختہ لگ رہی ہے۔"عبداللہ جیسے اس پر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

یقین نہیں کرنا چاہتا تھا اور ٹرے سے کاٹن نکال کر زرا سا آگے جھکا تھا اور پولینا کے ماتھے پر جمنے والے خون کو صاف کرنے لگا۔

پولینا کا دل یک دم ہی دھڑکا تھا۔اسے عبداللہ کی سانسوں تک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔وہ عبداللہ کے ٹھنڈے ہاتھ کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کرتے مسکرا رہی تھی۔اس کے ماتھے کی پھٹی جلد میں جلن محسوس ہورہی تھی پر اسے یہ تکلیف بھی خوشی دے رہی تھی۔

عبداللہ اسے نظر انداز کیے خراب کاٹن دوسری ٹرے میں رکھے صاف کاٹن پر دوائی ڈالنے لگا۔

"کیا تم پر بہت سی لڑکیاں مرتی ہیں جو تم اتنے مغرور ہو؟"

"میں مغرور نہیں ہوں بس میں نے اپنی لمٹس بنائی ہوئی ہیں۔Is that a bad thing?" عبداللہ نے چہرہ موڑ کر ابرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

"پر ان لمٹس نے میرا بڑا دل دکھایا ہے۔"

عبداللہ نے اس کے ماتھے پر دوائی رکھی تھی۔پولینا نے ماتھے کی پھٹی جلد میں جلن کے باعث ہلکی سی سسکاری لی تھی۔

"پولینا۔"عبداللہ نے اسے نرم لہجے میں مخاطب کیا تھا۔

یہ نرم لہجہ اس نے پہلی دفعہ سنا تھا۔اس کا دل جھوم جھوم اٹھا تھا۔وہ دوائی کی جلن بھلائے یک ٹک عبداللہ کے چہرے پر آجانے والی نرمی کو دیکھنے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں انسان ہوں اور میرا اپنے دل پر کچھ اختیار ہے۔میں اپنی زندگی میں کچھ فیصلے لینے کا اختیار رکھتا ہوں اور تمہاری محبت قبول نہ کرنا انہیں اختیارات میں سے ایک ہے۔تم اچھی لڑکی ہوں میں انکار نہیں کرتا لیکن کیا تمہاری زندگی میں آنے والے ہر مرد کی محبت کو تم نے قبول کیا؟"وہ ٹھر ٹھر کر بول رہا تھا۔۔۔

"میں تمہاری فیلنگز کی ریسپیکٹ کرتا ہوں پر میں تمہارے لیے وہ احساسات نہیں رکھتا جو تم رکھتی ہو میرے لیے۔مجھے گنہگار مت کرو۔میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا پر یہ میری لاسٹ وارننگ ہے اور تم سے بہت عزت سے مخاطب ہو ں کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔میں سراب ہوں تمہارے لیے میرے پیچھے مت بھاگو۔اگر تم پھر بھی باز نا رہی تو میں یہاں سے چلاجاؤ گا۔تمہیں کبھی نظر نہیں آؤنگا۔محبوب نظروں سے اوجھل ہوجائے تو حُب میں کچھ کمی آجاتی ہے۔"

"تمہاری زندگی میں کوئی ہے؟"پولینا نے کانپتی آواز کے ساتھ بےساختہ پوچھا تھا۔اس کا دل کرچی کرچی ہورہا تھا۔

عبداللہ اسے جواب دیے بغیر اٹھا تھا۔

"مہروز۔"

پولینا کے الفاظ نےعبداللہ کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔پولینا نے جیسے اس کے دل میں گونجنے والے نام کو پڑھ لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مہروز کے نام پر اس کا یوں ٹھہر جانا پولینا کو حسد کے جذبات سے دوچار کر گیا تھا۔وہ عبداللہ کی پشت کے گھنگھریالے بال دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری زندگی میں مہروز ہے،ہے نا؟اس رات۔"

وہ آگے بڑھنے والا تھا کہ پولینا فوراً سے بولتے ہوئے کھڑی ہوگئی تھی۔۔

"جب اس کے ماتھے پر معمولی سی چوٹ آئی تھی تو تم نے اس کی پٹی کی تھی اسے ہاسٹل بھی خود ڈراپ کیا تھا۔اس کے بیگ کے لیے پریشان تھے تم۔مجھے شدید جلن ہوئی تھی اس سے پر میں صرف ایک بار تمہارے منہ سے سننا چاہتی تھی But your face says it all۔" پولینا نے ہاتھ کی پشت سے بائیں گال پر پھسلنے والے آنسو صاف کیے تھے۔

وہ جس بات سے خوفزدہ تھی،تصدیق چاہتی تھی وہ خود سچ نکلا تھا۔

"نرس پٹی کر دے گی تمہاری۔"وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا تھا اور فوراًپردہ ہٹا کر خیمے سے باہر نکلا تھا۔

پولینا ہچکیاں لیتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھی تھی۔یہ خون اسکے ماتھے سے نہیں دل سے رس رہا تھا جو زیادہ تکلیف دہ تھا۔

اسے مہروز اب پہلے سے بھی زیادہ کھٹکنے لگی تھی۔

اب شاید وہ اور مہروز پہلے جیسے نا رہیں۔اب ان کے درمیان عبداللہ آ چکا تھا۔

❀❀❀

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

انگلش ڈیپارٹمنٹ میں ماسٹرز کے لڑکے کی دھوپ مچ گئی تھی بلکہ انگلش بھی نہیں پوری یونیورسٹی میں۔وہ کیفے جاتا تو سب ایک نظر اٹھا کر اسے ضرور دیکھتے تھے ،لائبریری جاتا تو کتابوں اور لیپ ٹاپس سے سر اٹھا کر اسے محویت سے دیکھتے۔

اس کے بال ایسے تھے جیسے رینبوہو۔کونسا رنگ نہیں تھا جو اس نے بالوں میں نہیں لگایا تھا۔گردن اور کہنیوں تک ہاتھ ٹیٹوز سے بھرے ہوئے تھے۔

وہ شرٹس نہیں جیسے پیپر بیگز یا نیوز پیپرز کاٹ کر بنائی گئی شرٹس ہو جیسے ابھی میٹ گالا میں اس کی انٹری ہونی ہے۔

جوتے چاندی کے ورق جیسے چمکیلے اورکونسی جیولری تھی جو اسنے نہیں پہن رکھی تھی۔ناک،کان،ہونٹ،ابرو، انگلیاں اور کلائیوں میں اس نے عجیب و غریب جیولری پہن رکھی تھی۔

جب وہ پہلی دفعہ منگل کے دن کلاس میں داخل ہوا تھا تو کلاس کا کوئی ایک طالب علم نہیں تھا جو حیران نا ہوا ہو۔سب کے منہ بس زمین سے لٹکنے والے تھے۔

میم شارلٹ اسے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی تھی۔جب وہ لڑکا اپنی سیٹ پر بیٹھا تب جیسے کوئی طلسم ٹوٹا تھا۔

"میں کس پوائنٹ پر تھی؟"میم شارلٹ بوکھلائی ہوئی سی تھی جیسے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

"کہ اگلے میٹ گالا میں کیا تھیم رکھا جائے گا؟"ایک طالب علم نے نئے آنے والے طالب علم کے حلیے پر چوٹ کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں میٹ گالا۔"میم نے دہرایا تھا اور پھر خود ہی ہڑ بڑا کر ہنس دی"naughty" پوری کلاس میں قہقہہ گونج اٹھا تھا۔

کلاس سے باہر سب ایک دوسرے سے نئے آنے والے کا پوچھ رہے تھے۔سب کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ جب یہ سمیسٹر ختم ہونے میں ایک مہینہ باقی ہے تو نئے طالب علم کی انٹری کچھ سمجھ نہیں آتی۔

بدھ کے روز وہ ایسا جیکٹ پہن کر آیا تھا کہ اس سے لٹکی چینز آپس میں ٹکراتی آواز پیدا کرتی تھی۔

"تمہیں آج کی کلاس میں یہ جیکٹ نہیں پہننی چاہیے تھی۔"ایک لڑکے نے مڑ کر اسے برادرانہ مشورہ دیا تھا۔

"کیوں؟"

"تھیوری کے سر شور پسند نہیں کرتے، ہم ان کی کلاس میں روبوٹ بن کر بیٹھتے ہیں ایسے۔"اور اس لڑکے نے سانس روک کر اسے روبوٹ بن کر دکھایا تھا۔

کلاس میں بیٹھے سارے طلبہ اسے ہی شوق سے دیکھ رہے تھے۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"ایما نے مسکرا کر اس سے پوچھا تھا۔

"Freepink۔"

کلاس میں بہت سے طلبہ نے تعجب سے اس کا نام دھرایا تھا **'فری پنک'** اور ان میں مہروز بھی شامل تھی۔وہ گردن موڑے اس عجوبے کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ کیسا نام ہوا؟" اس کے برابر والی رو میں بیٹھے لڑکے نے ابرو اچکایا تھا۔

"میرے نزدیک ناموں کا کوئی مطلب نہیں ہے۔مجھے جو لفظ اچھا لگتا ہے اس کو ملا کر میں اس کا نام بنا لیتا ہوں۔" بائیں گھٹنے پر دایاں ٹانگ رکھ کر اس نے ایک ادا سے کندھا ہلایا تھا۔

"فری پنک کا مطلب ہم ایسے بھی لے سکتے ہیں کہ پنک کلر زیادہ تر لڑکیاں استعمال کرتی ہیں اور اسے associate بھی لڑکیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے سو ہم کہہ سکتے ہیں کہ لڑکیوں کو آزاد کرو اسپیشلی ایسٹ کی اسپیشلی پاکستان کی۔Free Pakistani Oppressed Pinks۔"اپنی بات کے اختتام پر ایما نے قہقہہ لگایا تھا۔

اس کے چند ساتھیوں نے اس کے قہقہے میں ساتھ دیاتھا جبکہ باقی طالب علم کلچر ویک میں ہونے والی جنگ عظیم کو یاد کر کے خاموش رہے مبادہ پھر سے جنگ نا چھڑجائے۔

مہروز خود پر ضبط کرتی ایما پر ایک ناگوار نظر ڈالتی ڈائس کی طرف مڑی تھی۔فری پنک نے مہروز کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ لیا تھا۔

کلاس کے دروازے پر ہونے والی دستک سنتے ہی سب چہرہ موڑ کر بت بن چکے تھے سوائے فری پنک کے۔

سر جوش معمول کے مطابق اولیو گرین ٹرٹل نیک پر سفید مفلر باندھے،زرد عینک لگائے اپنا لیپ ٹاپ بغل میں دبائے داخل ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لیپ ٹاپ ڈیسک پر رکھ کر وہ اسے کھول رہے تھے جب کلاس میں **'چپ چپ'** کی آواز آنا شروع ہوئی اور کلاس کی مقدس خاموشی ٹوٹ گئی تھی۔

سر جوش نے سر اٹھا کر کلاس پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی اور سب سے پچھلی رو میں بیٹھے رنگ برنگے عجوبے پر نظر پڑی تھی جو چیونگم چباتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ کس ائیر کے طالب علم ہیں؟"

"2023 کا۔"اس کے برجستہ جواب پر بہت سے طلبہ نے لبوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روکا تھا۔

"کیا آپ اس سبجیکٹ کو امپروو کر رہے ہیں؟"سر جوش نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے اس سے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں پرو کررہا ہوں۔"چیونگم کا غبارہ بنا کر پھاڑتے ہوئے اس نے ایک نیا شگوفہ چھوڑا۔

کچھ طلبہ اب بھی ہنسی کو قابو میں رکھنے میں کامیاب رہے پر کچھ طلبہ ناکام ہوتے ہوئے ہنس دیے تھے۔

سر جوش اس پر ایک ناگوار نگاہ ڈالتے ہوئے آج کا لیکچر شروع کر چکے تھے۔

ہر تھوڑی دیر بعد سر جوش اس پر نگاہ ڈالتے تووہ ٹانگ ہلاتا ہوا پایا جاتا کبھی،غبارے پھاڑتے ہوئے۔وہ جیسے ٹک کر نہیں بیٹھ پا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فری پنک اپنے ڈیسک پر زرا سا جھکا تھا اور اپنے سے آگے بیٹھی لڑکی کا کندھا شہادت کی انگلی سے بجایا تھا۔

لڑکی نے مڑے بغیر کمر زرا سی پیچھے کی تھی جیسے کہہ رہی ہو بتاؤ کیا بات ہے۔

"تمہارے سر میں بہت جوئے ہیں۔کیا نہاتی نہیں ہو؟یخ۔"

لڑکی یک دم سیدھی بیٹھ کر بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔سر جوش کی سخت نظر کی پرواہ کیے بغیر وہ ان سیکیور ہوتی بالوں کی نوکوں کو کھینچنے لگی جیسے بال اکٹھے ہو کر اسکے ہاتھ میں گر پڑے گے اور وہ بیٹھے بیٹھے تصدیق کر لے گی آیا اس میں جوئے ہیں کہ نہیں۔

"شش۔"اپنے بائیں طرف بیٹھے جرمن لڑکے کو انگلی کا اشارہ کرتا وہ زرا جھکا تھا۔

"تمہارے جوگرز کے پاس سے چھپکلی گزرتی ہوئی تمہارے بیگ میں گھس گئی ہے۔"

چھپکلی کے نام پر وہ کرسی پر اچھلا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے پیچھے؟"سر جوش کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

"سر۔۔سر وہ۔"لڑکے کے چہرے کا رنگ ہلدی جیسا ہو رہا تھا،" میرے بیگ میں چھپکلی ہے۔"اس نے اپنی طرف سے دھماکا کیا تھا مگر کلاس میں سکوت چھایا رہا۔سب واقعی بت تھے۔

"تو؟"

"ایما پلیز میرا بیگ چیک کر لو۔"وہ خوف سے لرز رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فری پنک ٹانگ پر ٹانگ رکھے کلاس کی خاموشی کو ٹوٹتا دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔

"وہ کیوں چیک کرے؟"

"مجھے ڈر لگتا ہے۔"اس نے اتنی معصومیت سے کہا تھا کہ ساری کلاس قہقہہ لگا بیٹھی تھی۔

سر جوش دانت پیستے ہوئے فری پنک کو دیکھنے لگے جو کرسی کی پشت پر ہاتھ پھیلائے شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ۔"

"میں؟"فری پنک نے سینے پر شہادت کی انگلی رکھی تھی۔

"جی آپ۔اس کا بیگ پکڑے اور باہر جائے۔بلکہ دونوں جائے اور وہاں چھپکلی ڈھونڈے۔تین اسکینڈز کے اندر۔"

سر جوش نے دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں پھیلا لی تھی۔

"تین اسکینڈز تو مجھے اٹھنے میں لگ جائے گے۔"فری پنک انگڑائی لیتے ہوئے آہستہ آہستہ اٹھ رہا تھا۔

"ون۔"

"چلو دوست۔"

"ٹو۔"

"سوری سر اس میں چھپکلی ہی ٹھیک ہے۔"وہ کلاس سے نکالے جانے پر بوکھلا کر بس رو دینے کو تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تھری۔"

"چلو بھائی گنتی ختم ہوئی۔میں بیٹھ جاتا ہوں سر۔"وہ ہاتھ جھاڑتا بیٹھ گیا۔،"جس کا بیگ تلاشنا تھا اس میں تو ہمت ہے نہیں کلاس چھوڑنے کی میں کیا کروگا اکیلے باہر۔"

سچویشن اتنی مضحکہ خیز تھی کہ تھیوری کی بورنگ سی کلاس آج سب انجوائے کر رہے تھے۔

سر جوش دانت پر دانت جمائے فری پنک کو چند لمحے گھورتے رہے۔

"میں آج کی سلائیڈز شیئر کر دونگا۔باقی کا ٹاپک خود پڑھ لیجیے گا۔"لیپ ٹاپ بند کر کے وہ کلاس ادھوری چھوڑ چکے تھے۔

سب حیرانی سے انہیں کلاس سے باہر نکلتا دیکھ رہے تھے۔ان کے نکل جانے کے بعد بھی کلاس میں سکتہ سا طاری تھا۔سر جوش اور ایک اسٹوڈنٹ کی وجہ سے کلاس ادھوری چھوڑ گئے۔واہ۔۔۔

سب نے ایک ساتھ چہرہ موڑ کر حیرانی سے فری پنک کو دیکھا تھا جس نے کندھے اچکائے تھے جیسے کہہ رہا ہو میرا کیا قصور۔

"تم ہر بدھ آسکتے ہو؟"جرمن لڑکے نے حیرانی کے بت کو توڑا تھا۔

"نہیں ہر بدھ نہیں ہر کلاس میں۔ہماری ہر کلاس کتنی امیزنگ گزرے گی۔"ایما نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"سر جوش سے ہمارا جلد پیچھا چھڑانے پر میری طرف سے ہائی ٹی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چائنیز لڑکے کی فراخ آفر پر فری پنک اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"آئی ایم ریڈی۔"

"وہ میرے بیگ سے چھپکلی تو نکال دو۔"جرمن لڑکا روہانسا ہو رہا تھا۔

"چھپکلی ؟کونسی چھپکلی؟"فری پنک اس کی بات کا مذاق اڑاتا آگے بڑھ گیا تھا۔

مہروز اس عجوبے کو کلاس کی فوج کے ساتھ نکلتا ہوا دیکھ کر خود بھی اٹھی تھی۔

وہ آج پورے دو گھنٹے سر جوش اور ایونٹ والے کا موازنہ کرتی رہی۔وہ سر جوش کی طرف سے مشکوک ہو چکی تھی۔

"تم ہی نکال دو۔"

مہروز اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے نکلنے والی تھی کہ اپنی پشت پر اسے گھبرائی ہوئی سی آواز آئی۔

"وہ بیوقوف بنا رہا تھا تمہیں۔اللہ۔ایسے پاگل بھی موجود ہیں دنیا میں۔"

مہروز آنکھوں کو گول گھماتی کلاس سے باہر نکل چکی تھی۔

❀❀❀

فری برگ سے فرینکفرٹ تک اس نے ریش ڈرائیونگ کی تھی۔

اس کی نیوی بلیو اسپورٹس کار مین ریور سے گزرتی رہائشی عمارتوں کی طرف بڑھ چکی تھی۔وہ گاڑی پارک کرتے ہی عمارت میں داخل ہو چکا تھا اور لفٹ میں داخل ہو کر گیارہویں فلور کا بٹن دبا چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لفٹ گیارہویں فلور پر رک چکی تھی۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لمبی سی راہداری عبور کر رہا تھا۔اس کے قریب سے گزرنے والے لوگ اس کے چہرے کے تنے اعصاب دیکھ کر اندازہ لگا سکتے تھے کہ وہ کسی سے ملنے کے لیے بے تاب ہے یا شاید دانت توڑنے کے لیے۔

مطلوبہ اپارٹمنٹ کے دروازے کی کی ہول میں اپنا کارڈ اسکین کرتے ہی دروازہ کھل چکا تھا اور وہ اندر داخل ہوا تھا۔

اپارٹمنٹ کی تمام بتیاں گل تھی۔

اس نے سوئچ بورڈ ڈھونڈ کر بتیاں جلا لی تھی۔

نفیس اور پر تعیش اپارٹمنٹ کا بیڑا غرق ہوا پڑا تھا۔گندے کپڑے،کھانے کے بعد رہ جانے والے کئی دنوں کے برتن جابجا صوفوں پر فرش پر بکھرے پڑے تھے۔

وہ لاؤنج میں دائیں بائیں ٹہلتے ہوئے اس کا انتظار کرنے لگا۔

ایک گھنٹہ۔۔۔

دو گھنٹہ۔۔۔

اسے انتظار کرتے ہوئے چھ گھنٹے ہوچکے تھے اور وہ اب تک واپس نہیں آیا تھا۔

❁❁❁

صبح کے چار بج رہے تھے جب وہ سیٹیاں بجاتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ کے کی ہول میں کارڈ اسکین کرتا داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اپارٹمنٹ میں کھڑکیوں سے اندر آتی ہلکے نیلے آسمان کی روشنی پھیل رہی تھی۔

وہ سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر ایک ساتھ تمام بتیاں جلا چکا تھا اور چھن چھن کرنے والی جیکٹ صوفے پر پھینکتے ہی خود بھی آڑھا ترچھا لیٹ گیا تھا۔

وہ آنکھیں موندے آرام کر رہا تھا جب کسی نے اس کے منہ پر تکیہ رکھا تھا۔

وہ مچھلی کی طرح مچل مچل کر منہ سے تکیہ ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا،لڑ رہا تھا پر ہار رہا تھا۔تکیے پر دباؤ زبردست تھا اور اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہورہی تھی'دم گھٹ رہا تھا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دوسرے شخص کی کلائیاں تھام رکھی تھی۔

وہ مزید مزاحمت کے قابل نہیں رہا تھا جب تکیہ یک دم ہٹا تھا۔رکی سانسیں اسے پھنس پھنس کر آرہی تھی۔وہ آنکھوں میں جمع ہونے والی پانی سے دھندلی بصارت کے ساتھ سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو کمر ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کمینے۔"اس نے خراب سی آواز میں اسے اردو میں گالی دی تھی۔یہی تین چار گالیاں اس نے سیکھی تھی بس۔

اس کا سانس ابھی بھی بحال نہیں تھا پر وہ اسے مزید گالیاں دینا چاہتا تھا جو سامنے صوفے پر ٹانگ ٹانگ رکھ کر بیٹھ چکا تھا۔

"کمینگی تم نے دکھائی یا میں نے۔"وہ اب ریلیکس نظر آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے ٹراؤزرز کے ساتھ سفید کھلی سی شرٹ پہن رکھی تھی۔اس کے بال ہلکے ہلکے سے گھنگھریالے تھے۔چہرہ کلین شیوڈ تھا اور رنگت گندمی سی تھی۔بڑی سی آنکھیں کالی نہیں براؤن تھی۔

"چھوٹا سا پرینک ہی کیا تھا۔"آدم صوفے پر سیدھا بیٹھ گیا تھا۔اس کا چہرہ ابھی تک سرخ تھا۔وہ گلے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا بلکہ بدلے کی آگ میں زیادہ جل رہا تھا۔

"اسے پرینک کہتے ہو؟میرا مذاق بنا ڈالا؟کتنی مشکلو ں سے عزت بنائی تھی اپنی۔"اس نے افسوس سے سر جھٹک کر کھڑکیوں کی طرف نظر موڑ دی تھی۔

"بچوں پر غصہ نکال کر اور یوں چہرہ بنا کر۔۔ "اس نے سر جوش کے بہروپ کی نقل اتاری تھی،"جیسے چہرے کے زاویے گلو سے چپکائے ہو بچے خوفزدہ تو ہوسکتے ہیں پر عزت نہیں کرسکتے،عزت معاب اذہان۔"آدم ا س کا مذا ق اڑاتے ہوئے اٹھا تھا۔

"اچھا ایک ہی مہینہ رہ گیا ہے سمیسٹر ختم ہونے میں اسے خراب مت کرو۔"

"بہروپ بدلنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔چلو باقی روپ دھارنا ہمارے جاب کا پارٹ ہے یہ کھڑوس پروفیسر بننے کی کیا ضرورت تھی؟"وہ سر جھٹکتے ہوئے فریج کھول کر جھکا تھا۔

"میرا خواب تھا کھڑوس پروفیسر بننا۔"

"پھر میرا بھی خواب ہے کھڑوس پروفیسر کا شرارتی اسٹوڈنٹ بننا۔"آدم نے اسکی طرف کین اچھالی تھی۔

"اس بار چھوڑ دیا اگلی بار تکیہ ہٹاؤنگا ہی نہیں۔"اس نے کین کیچ کرتے ہوئے وارننگ دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اپنی باری کا انتظار کرو بس۔"

آدم اسے منہ چڑا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

"وعدہ کرو اگلی کلاس میں نہیں آؤ گے۔"اسے کمرے کا دروازہ بند کرتا دیکھ کر اذہان نے اونچی آواز میں اس سے وعدے کی اپیل کی تھی۔

"پہلے کہو پلیز۔"دروازے کی درز سے زرا سا چہرہ نکال کر آدم نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی تھی۔

اذہان لب بھینچے اب ایک اور بدلہ لینے کے لیے پر تول رہا تھا۔

❀❀❀

اسکلپٹیز میں کام کم ہونے کے باعث مہروز اوور ٹائم بھی نہیں لگا رہی تھی۔

ہاتھوں میں شاپرز پکڑے مہروز فرح کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑی تھی جب فرح نے دروازہ کھولا تھا۔

فرح کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"کیا ضرورت تھی ان پھلوں کی؟" مہروز کچن کاؤنٹر پر پھل رکھ رہی تھی جب فرح نے دوبارہ وہی سوال دہرایا تھا۔

"میں اپنی مرضی اور محبت سے لائی ہوں۔کیا پکا رہی ہیں؟" سویٹر کی جیب سے فون نکالتے ہوئے مہروز چھلانگ لگا کر کاؤنٹر پر بیٹھ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بس مصالحے کو گوشت لگا لیا ہے۔بریانی اور کباب بنائے ہیں۔ویسے مچھلی کا بھی دل کر رہا ہے۔"فرح لیپ ٹاپ گود میں رکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ رہی تھی۔

"شامل کر لیتے ہیں پھر۔"مہروز نے کچھ ٹائپ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا تھا۔

"بس تم نے چالاکی سے مورے اور بے بے کو اپنے گھر بلانا ہے۔" اس نے حسیب کو ٹائپ کر کے بھیجا تھا اور ایک نظر فرح پر ڈالی تھی۔

"نہیں کیا تو؟"دوسری طرف سے منہ چڑانے والا ایموجی بھی ساتھ بھیجا گیا تھا۔

"پھر میں انکل کو بتادونگی کہ تمہارے ایک سبجیکٹ میں اسپلی آئی ہے اور اس کی فیس تم نے مجھ سے لی ہے۔"مہروز نے بھی اسے چڑانے والا میسج بھیجا تھا۔

"کیوں مسکرا رہی ہو؟"فرح کی آواز اسے بہت قریب سے آئی تھی۔

مہروز نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔میں آتی ہوں۔"وہ فون وہی کاؤنٹر پر چھوڑ کر کمرے کی طرف گئی تھی۔

واش روم کے آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے مہروز ہاتھ دھونے کے بعد گیلے ہاتھ جھاڑتے ہوئے بازو اوپر اٹھا چکی تھی۔قمیض کے بازو اوپر چڑھا کر کہنی سے اوپر کا حصہ دیکھنے لگی جہاں کچھ دنوں پہلے ہی نئے داغ نکلے تھے۔اس نے یاسیت سے بازو واپس کھینچ لیے تھے۔اسے دو سال بعد نئے داغ نکلے تھے۔اسے بس ایک ہی چیز دکھ میں مبتلا کرتی تھی کہ یہ داغ چہرے اور ہاتھوں پر نا پھیلے۔چہرہ سب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دیکھتے تھے،وہ گھٹنوں اور کہنیوں کو تو چھپا لیتی تھی مگر چہرہ کیسے چھپائے؟ وہ کوشش کر کے بھی اس بیماری کے ساتھ رہنا سیکھ نہیں پا رہی تھی۔وہ گہرا سانس بھر کر واش روم سے نکلی تھی۔

❀❀❀

جرار خان کے گھر میں رات کے کھانے کی تیاری چل رہی تھی۔

جرار اور بے بے ٹی وی کے سامنے بیٹھے سیاسی شو دیکھتے ہوئے اپنا تبصرہ کر رہے تھے جبکہ یاسمین کچن میں کھڑی پیاز کاٹ رہی تھی جب گھنٹی سنائی دی تھی۔

رات کے وقت بجنے والی گھنٹی پر سب اپنی اپنی جگہ حیران ہوئے تھے پر تھوڑی دیر بعد ہی حسیب کی آواز سنتے ہی یاسمین کے کان کھڑے ہوگئے تھے۔چھلے ہوئے پیاز کاؤنٹر پر چھوڑ کر وہ فوراً کچن سے باہر نکلی تھی۔اس بار ان کا پکا ارادہ تھا کہ وہ جرار سے پہلے مہروز کا فون اٹھائے گی۔

"چلیں آنٹی۔"حسیب کمر پر ہاتھ رکھے آنٹیوں کی طرح ٹی وی کے سامنے کھڑا تھا۔

"کہاں؟" یاسمین پریشان سی ہوگئی تھی۔

"میرے گھر۔"

"کیوں بھئی؟"جرار نے مسکرا کر اس کے کھڑے ہونے کے انداز کو دیکھا تھا۔

"دنبہ لایا ہوں میں۔آپ سے بہتر مصالحہ تو لگا ہی نہیں سکتا کوئی۔چلیں نا پلیز۔بے بے آپ بھی۔"وہ جیسے عجلت میں تھا۔

"میں کیا کروگی اسے لے جاؤ۔"سلیمان جان کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حسیب کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سر پیٹ ڈالے۔ادھر مہروز اسے دھمکیاں دے رہی تھی اور ادھر سلیمان جان کا اٹھنے کا ارادہ نہیں لگ رہا تھا۔

"پلیز نا۔آنٹی۔"حسیب جرار کی طرف پشت کرتے ہوئے یاسمین کو آنکھوں سے اشارہ کرنے لگا۔

یاسمین ہونق بنے اس کے اشارے دیکھ رہی تھی۔

حسیب نے ماتھے کو پیٹ ڈالا تھا۔

"بس اٹھے میں نہیں سن رہا کچھ۔"حسیب فوراً سے آگے بڑھا تھا اور سلیمان جان کو کہنی سے پکڑ کر اٹھانے لگا۔

"آئے ہائے۔آہستہ سے اٹھاؤ بوڑھی عورت ہوں۔"

"کہاں سے بوڑھی ہیں ابھی تو آپ نے میرے لیے لڑکی ڈھونڈنی ہے۔"حسیب شرارتاً کہتا انہیں کہنی سے تھامے آگے بڑھ رہا تھا۔"انکل تھوڑی دیر میں آجائے گی یہ دونوں۔"

"خیر ہے آرام سے آنا۔"جرار ریموٹ اٹھاتے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"کوئی اور ہی چکر لگ رہا ہے آنٹی۔کہہ رہے ہیں آرام سے آنا۔نظر رکھے ہینڈسم بھی بہت ہیں نا۔"حسیب یاسمین کی طرف جھکے اونچی آواز میں شرارتاً کہتے انہیں چھیڑ رہا تھا۔

"بد تمیز۔"جرار نے ہنستے ہوئے اس کی پشت دیکھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"خیریت ہے؟یہ آنکھیں کیوں مٹکا رہے تھے؟" گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے یاسمین نے حسیب کا کان پکڑا تھا۔

"آپ کی بیٹی نے کال کی کرنی ہے اور بات صرف آپ دونوں سے کرنی ہے نا۔"حسیب نے آہستہ سے اپنا کان ان کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔

"ایسی کیا بات ہوسکتی ہے کہ اس نے رازداری سے بلایا ہے ہمیں؟" سلیمان جان نے پریشانی سے اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں یاسمین کا چہرہ دیکھا تھا۔

"خود پوچھ لیجیے۔"حسیب ان کے لیے گیٹ کھولتا ایک طرف کھڑا ہوگیا تھا۔

❀❀❀

کچن سے مصالحے دار چکن کے بھوننے کی خوشبو مہروز کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی تو کچھ دیر پہلے کا دکھ مدہم سا ہوگیا تھا۔

فرح براؤن بالوں کو جوڑے میں باندھے،رف سے جینز شرٹ میں ملبوس ماہر شیف لگ رہی تھی جو ایک ساتھ کئی ڈشز بنا رہی تھیں۔فرح املیاں اٹھائے بریانی کے مصالحے میں ڈالنے لگی تھی کہ مہروز نے فوراً ان کی کلائی تھامی تھی۔

"کیا ہوا؟"فرح نے حیرانی سے چہرہ موڑا تھا۔

"میں املی اور لیمو پسند نہیں کرتی۔آپ نا ڈالے۔"اس نے فرح کا ہاتھ آہستہ سے چھوڑ دیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"انہوں نے املیاں واپس باؤل میں رکھ دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیوں پسند نہیں ہیں؟اس عمر کی بچیوں کو تو کھٹا کھانے کا شوق ہوتا ہے۔"

"بس مجھے الرجی ہے۔"مہروز کان کے پیچھے بال اڑستے ہوئے کچن کاؤنٹر سے گھوم کر ان کے سامنے کھڑی ہوگئی تھی۔

"کیسی الر۔۔۔"مہروز کا فون یک دم بجنے کی وجہ سےان کا سوال زبان پر ہی دم توڑ گیا تھا۔

مہروز کے چہرے پر روشنی سی پھیل گئی تھی "السلام علیکم مورے۔"کال پک کر کے اس نے فون چہرے کے آگے پکڑا تھا۔

فرح کا ہاتھ تھما تھا۔

"وعلیکم السلام۔کیسی ہو؟"یاسمین کی آواز سنتےہی فرح نے چہرہ اٹھا کرمہروز کو دیکھا تھا جو موبائل کی اسکرین کو دیکھے جا رہی تھی۔

"مہروز گل۔کیسی ہو؟" وہی پاس بیٹھی سلیمان جان کی آواز بھی فرح کے کانوں میں پڑی تھی۔

فرح کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔وہ جب بھی بات کرتی تھی وہ وائس کال ہوتی تھی اور مختصر ہوتی تھی مگر آج ویڈیو کال ملائی گئی تھی۔اس کا دل مچلا تھا ماں کو دیکھنے کے لیے۔وہ انیس سال اپنی ماں سے ملنے کے لیے،دیکھنے کے لیے ترسی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسی ہیں؟ "

"ہم بھی ٹھیک ہیں۔خیریت ہیں نا؟حسیب کیوں ہمیں بہانہ بنا کر یہاں لا یا ہے؟" یاسمین کی آواز سے سنجیدگی جھلک رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سر پرائز دینا ہے۔"

فرح کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے۔چولہے کی وجہ سے بننے والی بھاپ میں ان کا چہرہ گڈ مد ہورہا تھا۔

"کیسا سر پرائز؟" یاسمین حیران ہوئی تھی۔

"رکے۔"مہروز کاؤنٹر کے دوسری طرف گھومی تھی اور فرح کی کلائی تھام کر آگے بڑھی تھی۔

فرح مہروز کے پیچھے پیچھے ایسے چلنے لگی جیسے کوئی بچہ اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر چلتا ہے۔

فرح کو صوفے پر بٹھا کر وہ صوفے کے ہتھے پر بیٹھ گئی تھی۔

"مورے اور بے بے۔میں نہیں جانتی تھی کہ یہاں جرمنی میں مجھے۔۔۔"مہروز نے چہرہ موڑ کر بت بنی فرح کو دیکھا تھا مہروز کے ہاتھ میں پکڑے فون کی اسکرین سے نظر آتی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ کی کھوئی ہوئی بیٹی مل جائے گی۔مجھے فرح پھو پھو مل گئی ہیں۔"

"کیا؟فرح؟فرح وہاں ہے؟"یاسمین حیرت زدہ رہ گئی تھی۔

"فرح۔"سلیمان جان کے لب کپکپائے تھے۔

"ملے کیسے تم لوگ؟" یاسمین اب تک انگشت بدنداں تھی۔

"پھو پھو ہیں میری پہچان لیا۔یہ لے بات کرے۔"مہروز فرح کے آگے فون کر چکی تھی۔

فرح بے جان بیٹھی بس آنسو ہی بہائے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فرح کی جھلک دیکھتے ہی سلیمان جان ہچکیاں لے کر رونے لگی تھی۔

"زما فرح۔۔۔میری گڑیا۔میرا گلستان۔"سلیمان جان اسکرین پر ہاتھ پھیر پھیر کر لبوں سے لگاتی تھی۔

"مورے۔"فرح نے آہستہ سے مہروز کے ہاتھ سے فون تھاما تھا۔

مہروز گیلی آنکھیں لیے کچن کی طرف بڑھی تھی۔

کتنے ہی پل دونوں ماں بیٹی بس روتے ہی رہے۔جدائی اتنی لمبی تھی کہ ملاپ پر سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہے کیا؟شروع کہاں سے کرے؟

جب وہ گھر چھوڑ کر گئی تھی تب جوان لڑکی تھی اور اب ایک لڑکی سے عورت بن چکی تھی۔ان کی چھوٹی سی گڑیا اب بڑی ہوچکی تھی۔

مہروز آٹو میٹیک چولہا بند کر کے واپس فرح کی طرف بڑھی تھی۔

"تم کیسی ہو فرح؟"یاسمین نے سلیمان جان کو اپنے کندھے سے لگا رکھا تھا۔

"ٹھ۔۔۔ٹھیک۔"

مہروز نے میز پر جھک کر ٹشو کے ڈبے سے چند لیف کھینچ فرح کی طرف بڑھائے تھے۔

"دیکھو جب گھر سے گئی تھی تو پچیس سال کی تھی اور اب دیکھو چوالیس کی ہوگئی ہو۔پوری عمر کا حساب رکھا ہے میں نے۔"سلیمان جان مسلسل آنسو بہاتے ہوئے اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں آپ نے کبھی شناختی کارڈ والی عمر نہیں بتائی۔میں بیالیس سال کی ہوں اچھا۔"فرح نے چہرہ اٹھا کر روئی روئی آنکھوں کے ساتھ ہنستے ہوئے مہروز کو دیکھا تھا۔

مہروز بھی گیلی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی تھی۔

"میں نے بہت یاد کیا ہے آپ سب کو۔بہت اچھا لگ رہا ہے یوں آپ کو دیکھنا۔"فرح نے ٹشو سے اپنے آنسو تھپتھپائے تھے۔

"میں کونسا بھولی ہوں تمہیں۔یاسمین گواہ ہے کتنی لڑی ہوں جرار سے تمہارے لیے۔راتوں کو نیند نہیں آتی اب۔یہ گولی دیتی ہے تو سو جاتی ہوں ورنہ سوچتی رہتی ہوں کہ اب تم کہاں ہوگی؟کیا کر رہی ہوگی؟پہلے خادم حسین سے ڈر کر رہتی تھی اب جرار سے ڈرتی ہوں کہ بس اسے نا پتا لگے میں تم سے رابطے میں ہوں۔بڑے وقت سے فون بھی نہیں کیا تم نے؟"

"بس نمبر ڈیلیٹ ہوگیا تھا۔"فرح نے جان بوجھ کر انہیں نہیں بتایا تھا کہ اصل میں جرار نے انہیں منع کیا تھا" میں مہروز سے نمبر لے لونگی۔جرارلالہ کہاں ہیں؟"

"گھر پر۔"

"انہیں پتا لگا گیا تو؟"

"وہ اپنے گھر پر ہے ہم حسیب کے گھر ہیں۔ہمارے محلے کا بچہ ہے ،یہ اسی کا تو فون ہے۔وہی ہماری مہروز سے ویڈیو کال کرواتا ہے۔جرار نے ایک بار لیا تھا دوسرا فون۔انہیں استعمال بھی کرنا نہیں آتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھا اور پھر چوری ہی ہو گیا۔بس تب سے بد دل ہو کر بٹن والا ہی استعمال کرتے ہیں۔"جواب یاسمین نے دیا تھا۔

"تم وہاں اکیلے رہتی ہو؟ اکیلے تو بڑا دل تنگ ہوتا ہو گا؟" سلیمان جان نے ڈوپٹے سے آنکھیں پونچھی تھیں۔

"نہیں اکیلے دل نہیں تنگ ہوتا۔میں استاد ہوں نا مورے میرے بہت سے طلبہ ہیں یہاں۔میں اتنی مصروف ہوتی ہی مورے کہ کبھی کبھی اپنے لیے کچھ پکانا بھی بھول جاتی ہوں۔"فرح ہلکا سا ہنس دی تھی۔

"ہاں اسی لیے منہ دیکھو کیسا کمزور سا ہو گیا ہے۔پاکستان آجاؤ۔"

سلیمان جان کے لہجے میں پنہاں آس پر ایک بار پھر فرح کی آنکھیں بھر آئی تھی۔

"میں وہاں نہیں آسکتی۔وہاں بس دکھ اور تکلیف ہی ہے۔وہاں میری جان کو خطرہ رہ چکا ہے مورے میں کیسے وہاں آؤں؟"

"مجھ سے ملنے۔"سلیمان جان کے لہجے میں تڑپ تھی۔

"میں خود کو منانے کی کوشش کروگی پہلے۔"فرح نے ان کی بوڑھی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہوئے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

"مجھ سے یوں باتیں کرتی رہنا۔مہروز تو تمہارے پاس ہے نا؟"سلیمان جان نے ایک بار پھر اسکرین پر ہاتھ پھیرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

" اب ہفتے کے تین دن یہ میرے پاس ہوگی۔" فرح نے چہرہ اٹھا کر مہروز کو دیکھا تھا جو چہرہ ہتھیلی میں رکھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"بہت محنت کر رہی ہے یہ اپنے باپ کا قرض اتارنے کے لیے۔اس کا بہت خیال رکھنا۔"یاسمین کے لہجے میں اپنی بیٹی کے لیے محبت تھی۔

"قرض؟"فرح نے حیرانی سے ابرو اچکا کر مہروز کو دیکھا تھا۔

مہروز سیدھی بیٹھی گئی تھی۔**(لو یہاں پر قرض کی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟)**مہروز نے سر جھٹکا تھا۔

"وہ کچھ لوگ۔۔۔"بات ادھوری رہ گئی تھی اور فون کٹ گیا تھا۔

"اوہ کال کٹ گئی ہے۔"فرح نے کہتے ہی پھر کال ملا لی تھی پر اب دوسری طرف کال نہیں مل رہی تھی۔

"لگتا ہے بیٹری ختم ہوگئی ہوگی یا سگنلز کا مسئلہ ہوگیا ہوگا۔"فرح فون مہروز کو پکڑاتے اٹھی تھی۔

"اوہ چولہا۔"وہ فوراً کچن کی طرف بھاگی تھی اور بند چولہے کو دیکھ کر متشکر نظروں سے مہروز کو دیکھا تھا جو صوفے پر بیٹھی ان کی طرف رخ موڑے پر سوچ انداز لیے ہوئی تھی۔

"ایک سوال پوچھوں؟"

"پوچھ لو۔"فرح چولہے کو دوبارہ سے آن کرتے مسکرائی تھی۔وہ مطمئن لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ نے گھر کیوں چھوڑا تھا؟کیوں آپ کی جان کو خطرہ تھا؟"

مہروز کے سوال پر فرح نے گہرا سانس بھرا تھا۔"تمہیں یہ مشہور واقعات کسی نے نہیں بتائے؟"

"نہیں۔"

فرح یاسیت سے مسکرا دی تھی۔

پرانے زخم پھر ادھڑنے لگے تھے۔

جب بچھڑے ہوئے واپس مل گئے تھے تو پرانی باتوں سے بھی مٹی جھاڑنی پڑی جیسے دھول سے اٹی پرانی کتابیں جھاڑ کر کھولی جاتی ہیں۔

❀❀❀

انیس سال پہلے۔۔۔

وزیرستان میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں معجزہ ہی تھا کہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے محبت کرے،اس کی مشک بھی چھپانے کی کوشش کرے اور پھر وہی مشک آپ کو مل بھی جائے۔گلریز خان حنا داوڑ سے محبت میں مبتلا تھا اور یہی حالت دوسری طرف بھی تھی۔پر دونوں خاموش رہے ،کہیں کسی کو پتا نہ لگ جائے اور ایک دن گلریز کی ماں نے اس سے حنا داوڑ کی بات کر ہی لی تھی۔وہ خاموش رہا پر دل ہی دل میں متشکر بھی ہوا۔

رشتہ حنا داوڑ کے ہاں ڈال دیا گیا تھا۔حنا کے بھائی اس رشتے کے لیے راضی نہیں تھے ان کے مطابق گلریز خان ان کے پلے کا نہیں تھا پر حنا کا باپ گلریز کے حق میں تھا۔ حنا بھی امید اور نا امیدی کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سیڑھی پر کھڑی تھی کبھی گرنے لگتی کبھی لڑکھڑا کر سیڑھی تھام لیتی تھی۔اگر وہ دل کا حال کسی کے ساتھ شئیر کرتی تھی تو وہ فرح تھی۔فرح اس کی فرسٹ کزن تھی۔حنا کے باپ سے جرار کے لاکھ اختلافات سہی پر حنا اور فرح کی دوستی پر ان اختلافات کا کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔ان دنوں حنا کے محلے کے گھر میں فون کی سہولت موجود تھی۔حنا کو اپنا دل کسی کے ساتھ ہلکا کرنا تھا اور وہ فرح تھی۔

"ہم بھاگنے کا سوچ رہے ہیں۔"دن کی سنہری دھوپ کشادہ سے صحن پر پڑ رہی تھی۔وہ انہی محلے والی بلوچی آنٹی کے گھر فون کی سہولت استعمال کرنے آئی تھی۔

آنٹی خود اندر کمرے میں سو رہی تھی اور ان کا پوتا صحن میں دور بیٹھا کنچوں سے کھیل رہا تھا۔حنا نے منہ کے آگے ہاتھ کا پیالہ بنا رکھا تھا اور آواز سرگوشی سے بھی کم تھی۔

"خبردار۔"فرح گھبرا گئی تھی،"وہ لوگ مار ڈالے گے تمہیں۔تم گاؤں میں رہتی ہوں تمہیں حالات کا زیادہ پتا ہے میں تو شہر میں رہتے ہوئے گاؤں کے حالات سن لیا کرتی تھی اور سہم جاتی تھی۔اپنی جان پر رحم کرو۔"

"تم کہہ سکتی ہو ایسے۔تم پڑھی لکھی برسر روزگار لڑکی ہو۔تم نے جس سے شادی نہیں کرنی تھی نہیں کی۔اپنے حق کے لیے بولی،اپنے لیے کھڑی ہوئی۔تم خود کو میری جگہ نہیں رکھ سکتی۔میں کس کرب سے گزر رہی ہوں اس کا اندازہ تمہیں نہیں ہے۔میرے لالہ خوشحال سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں پر میں اس سے شادی نہیں کر سکتی۔میں اب گلریز کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"وہ بس رو دینے کو تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہر انسان کو یہی لگتا ہے کہ دوسرا کم تکلیف میں ہے۔میری اپنی جگہ مشکلات ہیں۔تم ناراض مت ہونا پر میرے باپ نے مرتے ہوئے گاؤں میں ہماری ایک ہی زمین تمہارے باپ کے نام کر دی۔میں اپنے لالہ کو دیکھتی ہوں وہ کتنے پریشان ہیں اس وقت۔خیر،یہ الگ کہانی ہے پر میں کبھی تمہاری حوصلہ افزائی نہیں کروگی۔"

"تم کیا کرتی اگر میری جگہ ہوتی؟"

"تم نے خود ہی کہا میں تمہاری جگہ نہیں ہو سکتی۔"

"اچھا رکھ کر دیکھو۔"

حنا ہونٹ چباتے ہوئے دوسری طرف کی خاموشی سننے لگی۔

"نہیں ہو پایا۔سوری حنا،تم میرے خیالات جانتی ہو۔میں نے کبھی کسی مرد کو اس نظر سے نہیں دیکھا،کبھی کوئی بھایا ہی نہیں اس لیے میں کیا کہہ سکتی ہوں کہ اگر مجھے کوئی اچھا لگ گیا تو کیا کرونگی۔"فرح نے جیسے ہار مانی تھی۔

"عورت کو بڑی ظالم محبت ہوتی ہے۔مجھے بھی ہوئی ہے اور اب میں اسے اپنا چکی ہوں۔بس اب ایجاب و قبول کر کے مقدس رشتہ بنانا ہے۔اس کا صرف یہ قصور ہے کہ وہ میرے خاندان جتنا امیر نہیں ہے۔داجی تو اس کے حق میں ہیں پر لالہ نے دھمکی دی ہے کہ میں خود کو گولی سے اڑا دونگا اگر اس سے رشتہ طے پایا تو۔اسی لیے۔۔۔"اس کا دل ڈوبا تھا،"اگلے جمعے میرا نکاح طے کیا ہے۔"

"پھر تم ڈائریکٹ اس خوشحال کو بتا دو تاکہ وہی پیچھے ہٹ جائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"واہ فرح واہ۔تم زیادہ پڑھ لکھ گئی ہو نا اسی لیے ایسی آزاد خیال باتیں کر رہی ہو۔ایسے تو پورے گاؤں میں یہ بات پھیل جائے گی اور ہم دونوں کو چوک پر کھڑا کر کے لالہ گولی مار دے گے۔کم از کم بھاگنے سے جان تو بچ جائے گی۔"

"کیا تمہیں یقین ہے اتنے بڑے قدم پر لالہ اور تمہارے داجی تم دونوں کو معاف کر دینگے؟ساتھ رہنے دینگے؟"

"مت معاف کرے۔ہم واپس آئے گے بھی نہیں۔گلریز نے شہر میں کام کا سوچا ہے۔ہم مل کر گزر بسر کر لیں گے۔"

"میں اب کیا کہہ سکتی ہوں جب دل کے ہاتھوں تم اس حد تک مجبور ہو کہ انجام بھی نہیں سوچ رہی۔"فرح نے گہرا سانس بھرا تھا۔

انہیں دنوں اپنی کولیگ کے ساتھ وہ ایک سیمینار میں گئی تھی جو قانون سے متعلق تھی جن کا موضوع ایسے کیسز تھے جس میں بچے ماں باپ کی عدم توجہی یا برے ریلیشن شپ کی وجہ سے قاتل بن جاتے ہیں۔فرح نے بہت دلچسپی سے پورا سیمینار سنا تھا۔وہی اپنی کولیگ کے لائرکزن سے ملاقات کے بعد اس کی زندگی بھی بدل گئی تھی یا وہ کسی کی زندگی بدل گئی تھی۔

ٹھیک جمعے سے ایک دن پہلے حنا اور گلریز بھاگ گئے تھے۔پورے گاؤں میں خبر پھیل چکی تھی اور عزت برباد ہوجانے پر حنا کے بھائی اور باپ پاگلوں کی طرح انہیں بس اسٹیشنز اور ٹرین کے اڈوں پر ڈھونڈتے رہے۔ان کی آخری دنوں کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات کراتے رہے اور یونہی وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس بلوچی خاتون کے گھر بھی پہنچ گئے تھے جن کے گھر سے آخری دفعہ حنا نے بات کی تھی۔وہ کچھ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس سے بات کرنے یہاں آتی تھی پر ان کے پوتے نے فرح کا نام سنا تھا سو اپنی دادی کو پٹتے دیکھ کر اس نے نام بتایا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ جو بتایا وہ درست تھا کہ نہیں اسے بس اپنی دادی کی جان بچانی تھی۔حنا کے بھائی خون کے پیاسے لگ رہے تھے۔وہ دونوں کو گولیوں سے بھون کر گاؤں کی لڑکیوں کے لیے عبرت کا نشان بنانا چاہتے تھے تاکہ کبھی کوئی لڑکی بھول کر محبت کا نام نہ لے۔

جرار کے گھر یاسمین غمزدہ تھی۔وہ جانتی تھی گاؤں میں ایسی لڑکیوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔وہ اس کی خالہ زاد بہن تھی۔

فرح نے یہ خبر سن کر حیرانی کا اظہار نہیں کیا تھا۔وہ جانتی تھی حنا اب جس نہج تک پہنچ گئی تھی وہاں سے کوئی واپسی نہیں تھی۔پورا خاندان ان پر تھو تھو کر رہا تھا۔

فرح کے نام پر حنا کے والد نے جرار کو فون کردیا تھا۔جرار جانتا تھا اس سارے قصے میں اس کی بہن کا کوئی قصور نہیں اسی لیے وہ قرآن مجید کی قسم کھا کر اپنی بہن کی معصومیت کی گواہی دے رہا تھا۔

"مجھے اعتبار ہے فرح پر۔"سلیمان جان نے جرار کے منہ سے سارا قصہ سننے کے بعد فوراً اپنی بیٹی کا دفاع کیا تھا۔

"مجھے بھی ہے اسی لیے تو اتنی بڑی قسم کھائی ہے۔"جرار دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فرح ڈوپٹے کے پلوں سے مختلف شیپس بناتی خاموشی سے سب سن رہی تھی۔وہ بس حنا کے بھاگنے کے بارے میں جانتی تھی یہ نہیں پتا تھا کہ وہ اب بھاگ کر گئے کدھر ہیں۔

فرح اپنی یونیورسٹی میں لیکچر ختم کر کے دوسری کلاس کے لیے جا رہی تھی کہ راہداری میں ہی اسے کلرک نے کسی کے آجانے کی اطلاع دی تھی۔

فرح یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس بنے سبزے کی طرف بڑھی تھی پر وہاں شیشے والے کام کی لمبی سی چادر میں چھپی لڑکی اور اس کے ساتھ شلوار قمیض پہنے مضطرب سے لڑکے کو دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔

"تم لوگ؟" حنا کے نزدیک کھڑے ہوتے ہوئے فرح جی جان سے حیران لگ رہی تھی۔

"فرح۔"حنا کی آنکھیں بے خوابی کا شکار لگ رہیں تھیں۔وہ فوراً بینچ سے اٹھی تھی اور بے تابی سے فرح کو خود میں بھینچ لیا تھا۔

اسے اس کڑے وقت میں کسی اپنے کی تلاش تھی جس کے گلے لگ کر وہ رو لے۔فرح کا ڈوپٹہ اس کے آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔گلریز نظریں نیچی کیے بیٹھا رہا۔

فرح بمشکل آدھی چھٹی لے کر انہیں دور ریسٹورنٹ لے گئی تھی۔وہ دونوں جیسے کئی دنوں کے بھوکے لگ رہے تھے۔

دن کے وقت ریسٹورنٹ میں رش کم تھا ورنہ ان دونوں کو ہاتھوں سے جلدی جلدی کھانا کھاتے دیکھ کر لوگ انہیں لحظہ بھر کے لیے دیکھتے ضرور۔

"میں کیا کروں اب؟"فرح پریشان ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پلیز کسی ٹھکانے کا بندو بست کر دو۔جس دوست کے گھر ہم نے ٹھہرنا تھا جب اسے پتا لگا کہ حاشر لالہ ہماری بو سونگھتا پھر رہا ہے تو اس نے فوراً ہمیں گھر سے جانے کو کہہ دیا۔ہم کئی دنوں سے بسیں بدل بدل کر یہاں آئے ہیں۔مجھے تو اردو بھی نہیں آتی شکر ہے یہ تھوڑی بہت بول لیتے ہیں۔ہمارے پاس پیسے بھی کم رہ گئے ہیں۔"ڈوپٹہ ناک تک چڑھائے وہ بے بس لگ رہی تھی۔

"تو پیسہ دیکھ کر محبت کرنی تھی نا۔"فرح نے جل کر اتنا برجستہ کہا تھا کہ گلریز کے ہاتھ سے لقمہ چھوٹ گیا۔وہ خجل سا اپنی جگہ بیٹھا رہ گیا۔ایک اور شخص نے اس کی حیثیت پر انگلی اٹھائی تھی۔

"میرا مطلب ہے۔"فرح نے فوراً اپنی بات کی وضاحت کی تھی۔،"پیسوں کے لحاظ سے کچھ پلاننگ کرتے۔شہر میں پیسوں کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔یہ گاؤں نہیں ہے جہاں سب ایک دوسرے کو جانتے ہو سو مدد کر ڈالے اور تمہارے لالہ نے جرار لالہ کو کال کی تھی کہیں میرا ہاتھ نا ہو تم دونوں کو بھگانے میں۔جرار لالہ نے قسم اٹھائی ہے کہ میں تم لوگوں کے معاملے میں ملوث نہیں ہوں۔"

حنا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔کیا اس کے بھائی فرح تک رسائی حاصل کر سکتے تھے؟

"مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے تم لوگوں نے۔"فرح نے گہرا سانس لے کر اپنا ماتھا شہادت کی انگلی سے مسلا تھا۔

"میں بھاگ کر شادی کے خلاف ہوں۔"فرح نے ڈائریکٹ گلریز کو دیکھا تھا جو اب کھانا چھوڑے سر جھکائے بیٹھا اسے سن رہا تھا۔،"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جس مرد سے محبت ہوجائے کیا اس کی محبت ماں باپ کے محبت پر حاوی ہوجاتی ہے جو تم دونوں یوں بھاگ آئے؟پیچھے تمہاری ماں کا کیا حال ہوگا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

گلریز گنگ بنا بیٹھا رہا۔

"تم نے اپنے پیچھے لڑکیوں کے لیے کیا مثال چھوڑی؟"فرح نے اب رخ حنا کی طرف کیا تھا جس کی پلکیں جھک گئی تھی۔،"یہ مثال کہ جو بھاگے گی اسے قتل کیا جائے گا اور جو اس کی مدد کریگا اسے بھی۔"

"میں تمہارے لیے کچھ برا نہیں چاہتی۔"حنا کے آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھی۔

"یاد ہے جب فرخ لالہ کی بہن کو کوئی بھگا کر لے کر گیا تھا تو کیا حال ہوا تھا؟وہ لڑکی تمہاری طرح اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی۔اس لڑکے کو درخت سے باندھ کر ساری رات لڑکی کے بھائی نے ایسا کاٹا جیسے کوئی درخت کو کاٹتا ہے۔آہستہ آہستہ۔وقفے وقفے سے۔اور لڑکی اب ان پر بوجھ تھی۔ماتھے کا داغ جسے یہ معاشرہ کیسے قبول کر سکتا ہے۔اس کے بھائیوں نے خود ہی اس کو سر پر گولی مار دی تھی ماں کے سامنے اور پھر ماں ساری زندگی کے لیے پاگل ہوچکی تھی۔ہواس کھو چکی تھی۔"فرح کی دماغ کی نسیں پھول رہی تھی۔

"میں بھاگنے والوں سے زندگیاں چھیننے کے بھی خلاف ہوں۔میں صرف تم دونوں کی زندگی بچانے کے لیے مدد کروں گی ورنہ حرکت تم دونوں نے اچھی نہیں کی مگر انجام بھی وہ نہیں ہونا چاہیے جو تمہارے گھر والے چاہتے ہیں۔"فرح میز پر دونوں کہنیاں رکھے ویٹر کو آس پاس سے گزرتے ہوئے دیکھنے لگی۔

"تم اس کو کوئی کام دلا دو۔کچھ دنوں کے لیے کوئی ٹھکانہ۔ہم تم پر بوجھ نہیں بنے گے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں میں تو منسٹر ہوں کوئی سب میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔"فرح نے تپ کر جواب دیا تھا۔

حنا لاجواب ہو کر جوس کا گلاس اٹھا چکی تھی۔

"نکاح کیا ہے تم دونوں نے؟"

"ہاں۔"حنا نے فوراً جواب دیا تھا۔

"شکر ہے ورنہ مجھے لگا اب یہ فریضہ بھی مجھے ہی ادا کرنا ہو گا۔"فرح نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

وہ کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی اور پھر بہت سوچ بچار کے بعد اپنی کولیگ کو فون ملا دیا تھا۔وہ تفصیل اس کے گوش گزار کرتی کافی دیر تک باتیں کرتی رہی اور فون بند کر کے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

"میری ایک کولیگ ہے مطلب میرے ساتھ ہی یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے۔اس کے شوہر کا فلیٹ ہے عزیز بھٹی کے قریب۔اسے کرائے داروں کی ضرورت ہے۔اس مہینے کی میں ادا کر دیتی ہوں۔میں تمہارے کام کا بھی بندوبست کر دیتی ہوں مگر اگلے مہینے سے خود ادا کرنا۔زیادہ گھلنا ملنا نہیں اور نام بھی کچھ اور رکھ لو۔چلو اٹھو۔"

وہ دن تو گزر گیا پر ہر گزرتا دن فرح کے لیے بھی مشکل ہوتا جا رہا تھا۔وہ گھر والوں سے چھپ کر اتنا بڑا رسک لے رہی تھی۔وہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی زندگیاں بھی داؤ پر لگا رہی تھی مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اگر ان دونوں کو چھپانے میں وہ کامیاب رہی تو وہ دو زندگیاں ضائع ہونے سے بچالے گی۔وہ فرح تھی اسے ہمیشہ فرسودہ روایات سے اختلاف ہوتا تھا اور وہ اس کے خلاف بولتی تھی۔وہ ان کو توڑنا چاہتی تھی مگر توڑ تو نہیں پار رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اس نے گلریز کے لیے ایک دکان میں جوتے دکھانے کا کام ڈھونڈ لیا تھا۔گلریز پوری محنت سے دکان کے مالک کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔اس نے گردن تک آتے بالوں کو کاٹ لیا تھا اور گردن تک ہی لمبی داڑھی رکھ لی تھی۔وہ اب پہچانا نہیں جاتا تھا۔

پورے دو مہینے گزر چکے تھے پر حنا کے باپ بھائیوں کی تلاش ختم نہیں ہوئی تھی۔فرح بھی کسی حد تک پر سکون ہوگئی تھی۔اب فلیٹ کی طرف آنا جانا بھی کم ہوچکا تھا۔وہ جیسے اس واقعے کو بھولنے لگی تھی۔وہ مطمئن تھی کہ کم از کم اس نے دو زندگیاں تو بچا لی ہیں اور اب ان دو زندگیوں میں تیسری زندگی بھی شامل ہوگئی تھی۔

فرح ہی حنا کو ڈاکٹر کے پاس لے گئی تھی کیونکہ وہ اردو بولنا اب تک سیکھی نہیں تھی۔حنا کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔

"اس کا نام میں زلزلہ خان رکھوگی۔"ڈاکٹر سے واپسی پر ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے فرح نے اسے چھیڑا تھا۔

"یہ کیسا نام ہوا؟"

"بھئی سب کی زندگیوں میں زلزلہ جو لایا ہے۔"فرح نے ہنستے ہوئے ٹیکسی کا دروازہ بند کیا تھا۔

حنا کا چوتھا مہینہ شروع ہوچکا تھا جب فرح کے گھر اطلاع پہنچی تھی کہ گلریز اور حنا کو چھپانے میں فرح کا ہاتھ ہے۔ فرح اور حنا کو ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ان کے گاؤں کے مرد نے دیکھا تھا اور اس نے فلیٹ تک ان کا پیچھا کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رات کا ایک بج رہا تھا جب جرار کے گھر کی گھنٹی نے صور پھونکا تھا۔جرار ہڑ بڑا کر اٹھا تھا اور لائٹ جلا دی تھی۔

"رات کے ایک بجے۔"مندی مندی آنکھوں سے انہوں نے دیوار پر لگی گھڑی دیکھی تھی۔

"کون ہے یہ؟"ایک بار پھر وحشیانہ طریقے سے بجنے والی گھنٹی سن کر یاسمین نے گھبرا کر شوہر کو دیکھا تھا جو قمیض درست کرتے کمرے سے باہر نکلے تھے۔

سلیمان جان بھی سینے پر ہاتھ رکھے لاؤنج میں آئی تھی۔یاسمین دروازے کی اوٹ میں کھڑی لاؤنج کے دروازے پر نظریں گاڑے کھڑی تھی جب جرار کے پیچھے حنا کا باپ اور دونوں بھائی کرخت چہرہ لیے اندر داخل ہوئے تھے۔

"فرح کو نکالو۔شاباش۔"

"کیوں؟ "جرار نے حیرت سے مڑ کر انہیں دیکھا تھا۔

"بیٹھو نا۔"سلیمان جان نے فوراً مداخلت کی تھی۔

"بیٹھنے نہیں لینے آیا ہوں۔کہاں ہے تمہاری بیٹی؟"ممنون داوڑ نے کمر کے پیچھے ہاتھ باندھتے ہوئے سلیمان جان کو دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے؟کسے اور کیوں لینے آئے ہیں؟"جرار نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

" فرح کو۔اسی کے پاس ہیں وہ دونوں مردود۔"ممنون کے بیٹے گردن گھما گھما کر گھر کے دروازوں کو دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے قسم کھائی تھی کہ میری بہن ملوث نہیں ہے۔"جرار کو ان کے بیٹوں کی نظریں سخت بری لگی تھی۔

"چلو چلو۔ایسی قسمیں گاؤں میں لوگ بہت کھاتے ہیں۔ہمیں اب عادت ہے ان قسموں کو سننے کی۔اسے بس کہوں سچ سچ بتا دے کہ کہاں چھپا رکھا ہے؟ ہم اسے چھوڑ دینگے۔"

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ میری بہن کہ پاس ہے آپ کی بیٹی؟"جرار کا ماتھا ٹھنکا تھا۔

"میرے آدمی نے اسے خود دیکھا ہے دونوں ٹیکسی میں بیٹھی تھی۔"

"تواسی آدمی سے کہے کہ وہ آپ کو لے جائے ان دونوں تک۔"

سلیمان جان کا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔وہ گر جاتی اگر تو یاسمین نے انہیں تھام نا رکھا ہوتا۔

"اسے پتا بھول گیا ہے۔اگر اسے سہی سہی یاد رہتا تو ہم یہاں نہ آئے ہوتے اس وقت۔سیدھا اڈے سے یہاں آئے ہیں ہم۔"حاشر نے فوراً مداخلت کی تھی۔

"میری بہن بے قصور ہے۔اس کا قصور حنا کا دوست ہونا ہے بس۔اور وہ اس وقت یونیورسٹی کی طرف سے اسلام آباد گئی ہے آپ جا سکتے ہیں۔"جرار ان کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوگئے تھے۔

"یہ تو حال ہے اس کی بیٹی کا۔مردوں کے بغیر ادھر ادھر گھومتی ہے تو دوسروں کی بہن۔۔۔"

"بس۔"جرار چیخ اٹھے تھے"اس کے کردار پر بات نہیں سنو گا۔جاسکتے ہیں آپ لوگ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایک بات سن لو تم۔"ممنون نے سر ہلایا تھا،"میں کہیں نہیں جا رہا۔یہیں ہوں میں۔جب آئے گی تمہاری بہن تو دوٹوک خود بات کرونگا اس سے اور تب تک اپنی خبیث بیٹی کو بھی ڈھونڈتا رہو گا۔جیسے ہی وہ دونوں ملے گے صرف دو تھپڑوں کے بعد وہ منہ کھول دینگے۔میرے آدمی نے جو دیکھا وہ سہی دیکھا ہے۔اپنی بیٹی کو تو مارونگا ہی، جان تمہاری بہن کی بھی نہیں بچے گی۔"

سلیمان جان کانپتے ہوئے فرش پر ڈھے گئی تھی۔یاسمین فرش پر بیٹھتے ہوئے ان کی سیدھے ہاتھ کی ہتھیلیاں سہلانے لگی۔

ممنون بیٹوں سمیت جا تو چکے تھے پر اپنے الفاظ کا زہر یہیں چھوڑ گئے تھے۔جرار ماں کو اٹھا کر صوفے پر بیٹھا چکے تھے۔

"مہروز کیا سو رہی ہے؟"جرار نے یاسمین کو دیکھا تھا۔

"بے بے کے ساتھ سوئی تھی رات کو۔بخار بھی تھا اسے۔"

"تم اسے جا کر دیکھو جاگ تو نہیں گئی۔بلکہ ایسے کرو۔"یاسمین کو اٹھتا دیکھ کر وہ تھوڑی کھجانے لگے،"اسے کچھ دنوں کے لیے مائدہ کے گھر رہنے دو۔وہ چھوٹی ہے اسے یہ تمام باتیں نہیں سننی چاہیے۔یہ تو جاہل لوگ ہیں یہ خیال بھی نہیں کرتے کہ گھر میں چھوٹی بچی موجود ہو گی وہ سن لے گی تو اس پر کیا اثر پڑے گا۔یہ لوگ تو کسی بھی وقت ہمیں ڈرانے کے لیے اندر گھس سکتے ہیں۔"

"کیا واقعی فرح کا ہاتھ ہے اس سب میں؟"یاسمین کو ایک خدشہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"نہیں نہیں۔"جرار نے ہاتھ جھلایا تھا"وہ بس لیکچرز دے سکتی ہے ان روایات سے متعلق ،غصے میں آکر چند انقلابی باتیں۔وہ لوگ نہیں ہوتے باتوں کے اور لاتوں کے اور۔وہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتی۔"

جرار کو اپنی بہن پر یقین تھا کہ وہ بس منہ سے تیز ہے لیکن ایسے کاموں میں ملوث نہیں ہو سکتی۔بالکل نہیں۔

❀❀❀

فرح کو اسلام آباد میں ہی اطلاع مل گئی تھی کہ حنا کے گھر والے اس کے گھر تک آگئے تھے۔یاسمین نے ایک بار پھر اپنے خدشے کا اظہار کیا تھا کہ وہ واقعی اس ساری کارروائی میں ملوث تو نہیں؟اور فرح نے اس بار جھوٹ بولا تھا۔اس نے انکار کیا تھا مگر اس کے انکار میں جان نہیں تھی۔

وہ خود کو انہی باتوں سے مطمئن کر رہی تھی کہ اس نے کچھ غلط نہیں کیا۔اس نے دو لوگوں کو مرنے سے بچایا ہے۔

البتہ یہ خوش آئند بات تھی کہ اس شخص کو فلیٹ کا راستہ بھول گیا تھا۔فرح نے فوراً اپنی کولیگ کو فون کیا تھا کہ وہ فلیٹ جا کر انہیں وہاں سے نکلنے کا کہہ دے۔ان کا اب وہاں سے نکل جانا ہی ٹھیک تھا۔پر اگلی خبر زیادہ دھماکے دار تھی۔اگلی صبح ہی ممنون اپنے بیٹوں کے ساتھ فلیٹ پہنچ گیا تھا۔فلیٹ کے لوگوں نے باہر نکل نکل کر باپ کو حاملہ بیٹی کو بالوں سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کے بھائیوں نے گلریز کو بازوؤں سے تھام رکھا تھا۔

فرح لاہور پہنچ چکی تھی پر اسے ایک پل چین نہیں تھا۔اب دو نہیں تین زندگیاں تباہ ہونگی۔فرح کے لیے سوالوں کا پلندہ تیار تھا اور سب کو انکار کر کر کے وہ زچ آگئی تھی۔وہ ناخن چباتے ہوئے چھوٹے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سے کارڈ کو الٹے ہاتھ میں پکڑے گھورے جارہی تھی۔اس کی آنکھیں بیرسٹر شہزاد احمد پر اٹک اٹک جاتی تھی۔ایک دو ملاقاتوں میں ہی وہ جان گئی تھی کہ وہ شخص فرح میں دلچسپی لے رہا ہے۔فرح کا سانس رکنے لگتا تھا یہ سوچ کر کہ اگر اس نے اپنی دلی خواہش زبان پر آنے دی تو؟وہ شادی سے اتنا چڑتی تھی کہ کسی کے بھی منہ سے اپنے لیے ایسی کوئی بات سننا بھی گوارا نہیں کرتی تھی۔مگر اب تین لوگوں کی زندگیاں بچانے کا اس کے پاس ایک ہی آپشن بچا تھا۔

وہ پرانے زمانے کا فون اٹھائے کارڈ پر لکھے نمبر پر کال ملا چکی تھی۔

"مجھے آپ سے ملنا ہے۔"

❀❀❀

لاہور کے چھوٹے سے پارک میں وہ اور فرح ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جھولے کہ اس پار گولہ گنڈے والا پیشانی پر ابھرنے والا پسینہ صاف کررہا تھا۔گرمی بلا کی پڑ رہی تھی۔

"آپ میرے آفس آجاتی،یہاں تو گرمی ہے۔"شہزاد نے ماتھے پر آئے پسینے کو دو انگلیوں سے صاف کیا تھا۔

"نہیں میں سب کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی۔خیر مجھے آپ سے ایک مدد چاہیے ویسے تو میں آپ سے فیور مانگنے کا کوئی حق تو نہیں رکھتی مگر مجھے اس وقت آپ کی شدید ضرورت ہے۔"فرح نے ڈوپٹے سے گردن پر آیا پسینہ صاف کیا تھا۔

"آپ کے لیے جوس لے آؤ؟" شہزاد نے فرح کو گرمی سے پسینہ پسینہ ہوتے دیکھ کر کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں سیریس ہوں۔"فرح نے لہجے کو سخت بنایا تھا۔

"میں بھی۔"شہزاد کا جملہ ذو معنی تھا۔

"میں تین لوگوں کی زندگی کے بارے میں سیریس ہوں جن کے لیے اگر ابھی کچھ نہیں کیا تو وہ مر جائے گے۔"

شہزاد یک دم سیدھا بیٹھ گیا تھا،"میں سن رہا ہوں۔"

فرح اسے چیدہ چیدہ تمام واقعات سے آگاہ کر چکی تھی۔شہزاد جوتا گھاس پر پھیرتے ہوئے خاموش بیٹھا رہا۔

"کیا ہمارے قانون میں ایسے لوگوں کے لیے کوئی پروٹیکشن ہے؟گاؤں میں جرگہ سسٹم چلتا ہے اور وہاں لاء لیس نس ہے۔اتنا میں جانتی ہوں کہ ابھی وہ لوگ گاؤں نہیں پہنچے سو شہر کی حدود میں ہم ان کی مدد کرسکتے ہیں۔اگر وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو ان کو بے دردی سے مار دیا جائے گا۔"

"ایک تو پٹھانوں کی روایات سمجھ نہیں آتی۔بھاگ گئے ٹھیک ہے غلط کام کیا،یہ تشدد کر کے مارنے سے کیا رسوا ہوئی عزت لوٹ آتی ہے؟"

"یہ پٹھانوں میں نہیں،غیرت کا مسئلہ پاکستان کے ہر مرد کا ہے۔"فرح نے برا مناتے ہوئے ابرو اکٹھے کیے تھے۔وہ پٹھانوں کے خلاف بات نہیں سننا چاہتی تھی۔

"کم از کم میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں۔"شہزاد نے ہاتھ اٹھا لیے تھے،"خیر ہم پولیس میں رپورٹ کر اسکتے ہیں اس لیے کہ آپ کی جان کو بھی خطرہ ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"پولیس؟"فرح کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھی،"پولیس کو انوالو نہیں کرنا۔میں نے قانونی پروٹیکشن کی بات کی تھی۔میرے گھر والے بالکل لا علم ہیں اس بات سے۔آپ پولیس کو انوالو نا کریں۔"

"پولیس میں کیس نہیں کرائے گے تو پروٹیکشن کیسے لونگا ان کی؟ یہ کیس اب سولڈ ہے۔پہلے کی بات اور تھی،پہلے شاید پولیس پرچہ نا کراتی کہ ابھی نقصان ہوا تو نہیں۔پر اب نقصان ہونے کے پورے چانسز ہیں اور پھر آپ کی زندگی کو بھی خطرہ ہے۔میری پولیس اور میڈیا میں بہت جان پہچان ہے۔پھر وکیل برادری بھی میرے ہمراہ ہوگی۔آپ کے گھر والے لاعلم ہی رہے گے۔"شہزاد فوراً کھڑا ہوا تھا۔"چلیے پھر ابھی منٹوں میں آپ کا پرچہ کٹے گا۔اٹھے اینڈ ٹرسٹ می،پلیز۔"اس نے کھڑے کھڑے گردن جھکا کر فرح کو دیکھا تھا۔

فرح کے دل میں کہیں نا کہیں گلٹ تھا۔وہ اسے اس لیے استعال نہیں کر رہی تھی کہ اس کی فیلنگز سے واقف تھی بلکہ اس لیے مدد لے رہی تھی کہ وہ بارسوخ شخص تھا۔یہ واقعہ نمٹ جائے گا تو فرح اس کے ساتھ سارا معاملہ صاف کر لے گی۔فرح نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے سوچا تھا۔

بیگ کہنی پر ڈالے فرح تھکی تھکی سے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔گھر کے صحن کی بتی بھی گل تھی۔فرح کا پارہ چڑھا تھا، وہ ماتھے پر بل ڈالے گھر کا اندرونی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی پر اندر کا منظر دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوگئے تھے۔ممون اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ لاؤنج میں براجمان تھا۔وہ کروفر سے بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔

جرار سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔یاسمین کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی البتہ سلیمان جان سرخ آنکھیں لیے گلہ آمیز نظروں سے فرح کو دیکھنے لگی۔فرح ممنون پر ناگوار نظر ڈال کر آگے بڑھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کہاں جا رہی ہو؟ادھر بیٹھو بات کرنی ہے۔"اس کو اپنی پشت پر ممون کی بھاری آواز سنائی دی تھی۔وہ ایسے بولے تھے جیسے اس گھر کے مالک تو وہی ہیں۔

"تھکی ہوئی آئی ہوں میں۔فریش ہونے دیں۔"

"ادھر ہی بیٹھو۔فریش بعد میں ہو لینا۔"

"کیوں آئے ہیں یہ لوگ؟'فرح نے مڑ کر بھائی سے سوال کیا تھا جو لب بھینچے ممون کو گھورے جا رہے تھے۔

ماحول میں تناؤ تھا، حبس تھا۔

"میری بہن اور اسکا جہنمی شوہر مل گیا ہے ہمیں۔"حاشر نے جیسے اسے اطلاع دی تھی۔

"تو؟"فرح نے صوفے کی بیک پر دونوں ہاتھ رکھے تھے۔

"تو یہ کہ حنا نے اعتراف کیا کہ تم نے اسکی مدد کی تھی یہاں ٹھہرنے میں۔"ممنون چہرے پر خباثت بھرتے ہوئے مسکرا دیے تھے۔

فرح کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوگئی تھی۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔

(مجھے کبھی بھی داجی اٹھا کر لے گئے تو میں اپنے بچے کی قسم کھاتی ہوں تمہارا نام زبان پر نہیں آئے گا) اس کے کانوں میں حنا کا رندھا ہوا لہجہ گونجا تھا۔

وہ صرف ایک لمحے کے لیے گھبرائی تھی بس۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"نان سینس۔"فرح ہاتھ جھلاتے ہوئے ہنس دی تھی۔

"زیادہ انگریزی بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔"حاشر فرح کو ہنستے دیکھ کر تلملایا تھا۔

"آپ مجھ سے بات کرے۔تم جاؤ فرح۔"جرار نے فوراً مداخلت کی تھی۔

"تم سے جو بات کرنی تھی وہ کر لی۔تم نے تو قسم بھی کھالی تھی مگر وہ جھوٹی نکلی۔تم سے کہا تھا نا کہ جان اس کی بھی نہیں بچے گی۔"

"میری بچی کا کوئی قصور نہیں ہے۔اپنی بیٹی کی غلطی میری بیٹی کے سر پر نا ڈالو۔"سلیمان جان تڑپی تھی۔

"میں جو کہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔"

فرح کے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں سی بجنی شروع ہوگئی تھی۔

(پولیس اسٹیشن سے نکلتے ہی شہزاد فرح کی طرف مڑا تھا۔

"اب آپ کی حفاظت کے لیے پولیس ہمہ وقت باہر موجود ہوگی اور ان دو لوگوں کو بھی ڈھونڈ لے گی۔آپ کی محنت ضائع نہیں گئی۔"

فرح نے اسے ممنون نظروں سے دیکھا تھا۔

"کیا آج ان کا پتا لگ جائے گا۔اس سے پہلے کہ وہ لوگ گاؤں پہنچ جائے آج ان کا ملنا نہایت ضروری ہے۔"فرح اس کے کندھے کے برابر چلتی ہوئی گاڑی تک پہنچ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ دعا کریں۔اگر اس کیس میں فلاحی اداروں کو بھی شامل کر لیا جائے تو انہیں ریکور کرنا زیادہ آسان ہوجائے گا۔"شہزاد کہتے ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تھا۔

فرح فوراً ہی گاڑی کا فرنٹ دروازہ کھول کر بیٹھی تھی۔

"فلاحی ادارہ؟کوئی ضرورت نہیں ہے۔وہ لوگ اس کیس کو صرف یوز کرینگے۔ہمیں ایسے اداروں کی ضرورت نہیں ہے ہم اس کیس کو میڈیا پر نہیں لانا چاہتے۔یہ لوگ تو ایسے کیسز کے انتظار میں رہتے ہیں کیونکہ ایسی اسٹوریز کور کرکے باہر سے فنڈنگ ہوجاتی ہے اور مدد کی آڑ کے پیچھے خود بھی بہت سا پیسہ بنا لیتے ہیں۔پلیز ان فلاحی اداروں میں یہ کیس نہ دے دیجیے گا۔"فرح بوکھلا چکی تھی۔

"اوکے۔"شہزاد نے اگنیشن میں چابی ڈال لی تھی۔)

فرح نے دروازے کی طرف گردن موڑی تھی۔

"آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔آپ کیسے اس پر الزام لگا کر اس کی جان لے سکتے ہیں؟"جرار کے دماغ کی نسیں غصے کی شدت سے پھول رہی تھی۔

سلیمان جان کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔ان کی نظر ممنون کے بیٹوں کے ہاتھوں کی طرف تھیں کہیں انہوں نے پستول چھپائی تو نہیں ہے؟

"اتنا اندھا اعتبار مت کرو اپنی بہن پر۔ثبوت نہ ہوتے تو ہم یہاں بیٹھے نا ہوتے۔اگر اپنی بہن کی جان بچانا چاہتے ہو پھر میری شرط مان لو۔"انہوں نے سانس لیتے ہوئے فرح کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں اسکے سب سے بڑے تایا کا بیٹا ہوں، کزن ہوں۔اس کا نکاح میرے ساتھ کرا دو تو میں اس کی جان بخش دونگا۔"

فرح نے بے یقینی سے چہرہ موڑ کر ممنون کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایک چمک تھی۔

فرح کے پیروں تلے سے زمین ہی کھسک گئی تھی۔اس کا دل پہلی دفعہ خوف سے دھڑکا تھا۔

❀❀❀

جاری ہے

* * * * * * *

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کرکے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوُک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے"ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے-- لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں---شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram